Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِ ہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 48-49

شرح چندہ سالانہ 350 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن 65 کینیڈین ڈالر یا 40 یورو

8/15 ذی الحجہ 1430 ہجری، 26/نبوت 3/فتح 1388 ہش 26/نومبر/3 دسمبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھائیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں آگے آئیں آج آپکی قربانیاں ہیں جو دنیا میں انقلاب عظیم لانے کا باعث بنیں گی

یہ عید یہ سمجھانے کیلئے ہے کہ توحید کے قیام کیلئے اور مومنین کی آپس کی محبت کو دلوں میں قائم کرنے کیلئے بھی قربانیاں دینی پڑتی ہیں

خلاصہ خطبہ عیدالاضحیہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸/نومبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے ایک اور عید الاضحیٰ منانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اضحیٰ قربانی کو بھی کہتے ہیں اور اس عید میں مسلمان حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کی یاد کو تازہ کرنے کیلئے بھیڑ بکری وغیرہ کی قربانیاں کرتے ہیں اور جن کو حج کی توفیق ملتی ہے وہ حج کے لئے بھی جاتے ہیں اور یہ حج بھی اس قربانی کی یاد میں ہے جو ابوالانبیاء حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل نے اس بے آب وگیاہ وادی میں دی اور ان قربانیوں پر پورا اُترنے کے بعد جب حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ بچوں کو ملنے آئے تو اللہ نے اُنہیں اپنے پہلے گھر کی نشاندہی فرمائی اور اس کو دوبارہ تعمیر کرنے کی طرف توجہ دلائی تاکہ لوگوں کی توجہ اس طرف ہو۔ پس عیدالاضحیہ انہی قربانیوں کی یاد میں منائی جاتی ہے نیز حج ہمیں خدا تعالیٰ کی توحید کے قیام کی یاد دلاتا ہے جو ان تینوں بزرگوں نے توحید کے قیام کی خاطر دیں اور یہ بتانے کیلئے ہے کہ توحید کے قیام کیلئے قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔

مومنین کی آپس کی محبت اور اکائی بھی توحید سے وابستہ ہے اور آپس کی محبت کو دلوں میں قائم کرنے کیلئے بھی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ اگر اس اعلیٰ مقصد کیلئے حج کی ادائیگی ہے، اگر اس اعلیٰ مقصد کیلئے مسلمان عید الاضحیٰ مناتے اور قربانیاں کرتے ہیں تو یقیناً یہ ان قربانیوں کی یاد تازہ کر رہا ہے جس کی خاطر حضرت ابراہیم، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیھم السلام کو قربانیوں کیلئے چنا تھا اور اگر یہ مقصد پیش نظر نہیں تو یہ سب دنیوی تہواروں کی طرح ہے اور یہ حج دنیوی شہرت کی خاطر ہے جس کی اللہ کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو ایک دور دراز حاجی کا حج اس نیت پر قبول فرمایا کہ اس نے اپنے حج کا زادراہ ایک اپنے ہمسائے کی بھوک مٹانے کیلئے خرچ کر دیا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو اس رنگ میں بھی ایک بزرگ پر بذریعہ کشف ظاہر فرمایا کہ اس سال کے تمام حاجیوں کا حج بھی اللہ نے اس شخص کی قربانی کی وجہ سے قبول کرلیا تو یہ اعزاز تھا جو اس کی قربانی کو ملا۔ پس یہ مقام ہے جس سے اللہ تعالیٰ صحیح کیفیت سے قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے۔ حج بے شک ایک رُکن ہے اور ایک بہت بڑی نیکی ہے اور حدیث میں آتا ہے کہ حج گناہوں کو یوں دھو دیتا ہے جیسے پانی گندگی کو لیکن اصل چیز اس کے پیچھے نیک نیت اور تقویٰ ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کا ہمسایہ بھوکا ہو تو شرعاً اُس کیلئے حج جائز نہیں ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآءُ ھَا وَلٰکِنۡ یَنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ۔

یعنی ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔

پس یہ عید جس میں آج ہم خوش ہیں۔ بڑے بھی اور بچے بھی حسب توفیق صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں اور جن کے عزیز حج پر گئے ہیں وہ ان کے حج پر جانے کی وجہ سے خوش ہیں۔ یہ سب اللہ کے حضور اس وقت قبول ہوگا جب خالصتہً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو اور ہم اس کی خاطر ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہوں۔ پس آج اس عہد کی تجدید کا دن ہونا چاہئے کہ اے خدا جس طرح حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے تیری رضا کی خاطر قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے تھے ہم بھی تیری رضا کی خاطر ویسی قربانیاں پیش کرنے کی کوشش کرتے جائیں گے ہماری خواہشات ہماری قربانیوں پر کبھی حاوی نہیں ہوں گی۔ وہی ہیں جن کو خدا کہتا ہے کہ تم میرا قرب پاگئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فرمایا کہ تم میرا قرب پاگئے اور تمہاری نسل میں ایک عظیم الشان نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ آج ہم خوش قسمت ہیں کہ اس عظیم الشان نبی کے ماننے والے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے اس پہلے گھر میں دوبارہ توحید کے قیام کے لئے قربانیاں دیں۔ آپؐ کی مکی زندگی کے ابتدائی تیرہ سال آپ نے اور آپؐ کے صحابہ نے جو قربانیاں پیش کی ہیں ان کی نظیر گزشتہ زمانوں میں نہیں ملتی۔ ایسی ایسی قربانیاں پیش کیں جن کو پڑھ کر ہی انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ وہ تپتی ریتوں پر لٹائے گئے۔ لوہے کی بھٹیوں میں جلائے گئے۔ گھسیٹا گیا۔ ان قربانیوں میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی شامل تھیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ نے ایسے ایسے توحید سے چمٹ جانے والوں کو پیدا کیا کہ انسان ان کی قربانیوں کو دیکھ کر عش عش کرتا ہے۔ اور پھر دس سال کے قلیل عرصہ میں وہی ظالم ان قربانیاں کرنے والوں کے زیر نگیں کر دیئے گئے۔

پس جس طرح ان برگزیدوں نے قربانیاں دی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے تحت خالص ہو کر قربانیاں دی ہیں آج بھی اس طرح خالص ہو کر کی جانے والی قربانیاں اس مقصد کے حصول کا ذریعہ بنیں گی جس مقصد کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث کئے گئے تھے۔ اللہ نے صاف اعلان فرما دیا ہے کہ اصل چیز تمہارا تقویٰ ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ عیدالاضحیٰ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آج مسلمانوں نے بعض ملکوں میں جو قربانی اور جہاد کے نام پر بچوں اور نوجوانوں کو خودکش حملوں پر آمادہ کر رکھا ہے اور اس پر فخر کر رہے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ کیا تم نے کبھی اپنے بچوں کو اس قربانی کیلئے پیش کیا ہے۔ ہمیشہ جواب نفی میں ہوگا۔ اگر کوئی نوجوان پکڑا جائے تو کہتا ہے کہ ہمارے ماں باپ نے غربت کی وجہ سے انہیں بیچ دیا یا بعض دفعہ ایسا برین واش کر دیا جاتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی حقیقی اسلام ہے، انہیں اصل جہاد کا پتہ ہی نہیں۔ یہ لوگ بھرے بازاروں میں معصوم لوگوں پر خودکش حملے کرنے کو جہاد سمجھتے ہیں۔ ایک آدمی خوش خوش بازار میں خرید وفروخت کے لئے جاتا ہے اور شام کو اس کی لاش گھر آتی ہے۔ اسلام نے جو جہاد کی اجازت دی تھی وہ تو ظلم کو روکنے کیلئے تھی اور پھر یہ حکومت کا کام ہے ہر ایرے غیرے کا کام نہیں اور نہ ان نام نہاد تنظیموں کا کام ہے۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی ایک عظیم مقصد کیلئے تھی حکومتوں کے حصول کے لئے یا کسی سیاسی وجہ سے نہیں تھی اور آنحضرت نے تو خودکشی کرنے والے کا جنازہ تک نہیں پڑھا۔ یہ کون سا توحید کا قیام ہے جو یہ ان خودکش حملوں سے کر رہے ہیں......؟ پس آج ہم احمدی ہیں جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم پر عمل کر کے دنیا میں اسے پھیلانا ہے۔ اور دنیا میں امن وآشتی کی فضا کو پھیلانا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب خانہ کعبہ کی

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اصلاحی کمیٹیوں کو فعال کیجئے!

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۲۰۰۵ء میں قادیان تشریف لائے تھے تو آپ نے عہدیداران جماعت کی میٹنگ میں ہدایت فرمائی تھی کہ ہر جماعت میں اصلاحی کمیٹیوں کی تشکیل دی جائے اور باقاعدہ ہر ماہ ان کے اجلاسات منعقد کر کے جماعتوں میں تربیتی اور اصلاحی پروگرام بنائے جائیں۔ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا تھا کہ قبل اس کے کہ تربیتی اعتبار سے حالات خراب ہوں پہلے ہی اصلاحی پروگرام مرتب کر کے ان پر عمل کیا جائے اس مقصد کے لئے حضور انور نے اصلاحی کمیٹیوں کے ممبران کی تشکیل دیتے ہوئے ہر جماعت کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد کو کمیٹی کا صدر اور ان کے ممبران میں زعیم انصار اللہ اور قائد خدام الاحمدیہ کو نامزد فرمایا ہے اور ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اصلاحی کمیٹی کا اجلاس صرف اس وقت مقرر نہیں ہونا چاہئے جب کسی کے خلاف تعزیری کاروائی کرنی ہو یا کوئی جھگڑا وغیرہ ہو جائے تو اس کو سلجھا لیا جائے اور پھر خاموشی اختیار کر لی جائے بلکہ حضور نے فرمایا تھا کہ ہر ماہ اصلاحی پروگرام مرتب کئے جائیں نمازوں کی ادائیگی قرآن مجید کی تلاوت اور تربیتی جلسوں اور دینی اجتماعات کو باقاعدگی سے منعقد کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو اس میں شریک کیا جائے تا کہ سب احباب تربیتی معیار کو بلند کریں اور جماعتوں میں جھگڑوں یا گھریلو تنازعات خلع طلاق کے مسائل نوجوانوں کی بے راہ روی اور لڑکیوں کی بے پردگی وغیرہ کے رجحان پر نظر رکھ کر انہیں ایک طرف پیار و محبت سے سمجھایا جائے دوسرے ان کے اوقات کو دینی کاموں میں لگایا جائے تا کہ جماعت کا من حیث الجماعت اخلاقی معیار اُونچا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اُمت مسلمہ کو خیر اُمت اس بناء پر قرار دیا ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ باقاعدگی سے اور دوام کے ساتھ سرانجام دیتی ہے۔ فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ (اٰل عمران:۱۱۱)

یعنی تم بہترین اُمت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

اس آیت مبارکہ میں صاف فرمایا گیا ہے کہ اُمت محمدیہ تب تک ہی خیر اُمت کہلانے کی حقدار رہ سکتی ہے جب تک وہ نیکی کے کاموں کی تلقین کرتی رہے گی اور بُری باتوں سے منع کرتی رہے گی کیونکہ یہی وہ گُر ہے جس کے نتیجہ میں قوم کا اخلاقی و روحانی معیار بلند ہو سکتا ہے۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر چہ اُمت محمدیہ کے تمام افراد کا فرض ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی تلقین کریں اور بُرے کاموں سے روکیں لیکن اس کام کو احسن رنگ میں چلانے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہوں جو ڈیوٹی کے طور پر اس اہم فریضہ کو سرانجام دیں گویا ایک رنگ میں اصلاحی کمیٹیوں کو بھی تلقین فرما دی۔ فرمایا:۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (آل عمران:۱۰۵)

یعنی اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں۔ اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ پس اس اعتبار سے تمام قوم کے بزرگوں اور عہدیداروں کا فرض بنتا ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام اپنے پر فرض کر لیں اور نہایت دلجمعی اور مستقل مزاجی اور دوام کے ساتھ اصلاحی کاموں کو سرانجام دیتے رہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے بگڑ جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُن کے بگڑنے کی ایک بنیادی وجہ یہ تھی کہ اُن کے بزرگ اور عہدیداران اور ذمہ داران ان کو برائیوں سے روکتے نہیں تھے فرماتا ہے۔

وَتَرٰى كَثِيْراً مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۔ (المائدہ : ۶۳۔۶۴)

یعنی اور تو اُن میں سے اکثر کو گناہوں اور بے اعتدالیوں اور ان کے حرام مال کھانے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر کوشش کرتا ہوا پائے گا یقیناً بہت ہی بُرا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

کیوں نہ ربانیوں نے اور کلام اللہ کی حفاظت پر مامور علماء نے انہیں گناہ کی بات کہنے اور ان کے حرام کھانے سے روکا یقیناً بہت ہی برا ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔

مذکورہ آیات میں یہودی علماء اور ان کے ذمہ داروں کے متعلق بتایا گیا کہ ان کے عوام گناہوں میں اور حرامکاری میں اس لئے ملوث ہو گئے کہ ان کے علماء نے ان کو گناہوں سے روکا نہیں اور ان کو نیکیوں کی تلقین نہیں کی۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمان بھی مسیح موعود کے انکار کرنے کی وجہ سے یہودیوں کے ہم مثل ہو جائیں گے۔ اس اعتبار سے ہم احمدی جنہوں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مسیح موعود اور امام مہدی کو مانا ہے۔ اور اب ان کی خلافت کے دور سے گزر رہے ہیں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ان یہودیوں کے ہم مثیل نہ بن جائیں بلکہ خلافت کے زیر سایہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں۔

سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور امر بالمعروف کرو اور تم ضرور ناپسندیدہ باتوں سے روکو، ورنہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے اور عذاب نازل ہونے کے بعد تم دُعا کرو گے مگر تمہاری دُعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر)

پس جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے بالخصوص سیکرٹریان اصلاح و ارشاد سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہر ماہ اصلاحی کمیٹی کا اجلاس بلوایا کریں اور قبل اس کے کہ معاملات خراب ہوں پہلے سے ہی ان کو حل کرنے کی کوشش کیا کریں اس تعلق میں آپ مبلغین کرام سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے مفروضہ امور نہایت ایمانداری اور جذبہ کے تحت ادا کرنے اور تقویٰ سے اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نیکیوں کے کرنے اور برائیوں سے روکنے کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

''پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امرِ حق کے اظہار کیلئے کھولنا لازمی امر ہے ''يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران: ۱۱۵) مومنوں کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۱۔۲۸۲ جدید ایڈیشن)

آخر پر سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل کلمات طیبات پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''ہم جو احمدی مسلمان ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ ہم اللہ اور رسول کے حکموں پر چلیں گے اور سب برائیوں کو چھوڑیں گے اور تمام نیکیوں کو اختیار کریں گے۔ ہمیں ہر برائی کو چھوڑنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اگر انسان کا ارادہ پکا ہو، اور اللہ تعالیٰ سے فضل مانگ رہے ہوں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ برائیاں نہ چھٹیں اور آپ اس قابل نہ ہو سکیں کہ دوسروں کو نیکیوں کی تلقین کرنے والے نہ بنیں۔ سچ کو مان کر پھر انسان جھوٹ کس طرح بول سکتا ہے اور امانت کی ادائیگی کا عہد کر کے پھر کس طرح خیانت ہو سکتی ہے۔ پس ہر احمدی جو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا ہے اس کا بیعت کا عہد بھی ایک امانت ہے اور کبھی کسی احمدی کو احمدیت کی تعلیم پر عمل نہ کر کے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہ کر کے خیانت کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ ۶ مئی ۲۰۰۵ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

118واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی از راہِ شفقت منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28/دسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہو گا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اِس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی و بابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت: نیز 21ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل منعقد ہو گی۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

خطبہ جمعہ

ہمیں وہ روزے رکھنے چاہئیں جو ہمارے اس دنیا سے رخصت ہونے تک ہماری ہر حرکت وسکون، ہمارے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بناتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ملانے والے ہوں۔

ہمیں اس رمضان میں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بن جائیں۔ اپنی نمازوں کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔

یہ دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے اور سب سے بڑی دعا جو ہمیں کرنی چاہئے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کیا جائے، اس کا قرب تلاش کیا جائے۔

مؤرخ احمدیت حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ حضرت مولانا مرحوم کی خدمات دینیہ اور خصائل حمیدہ کا محبت بھرا تذکرہ۔

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مکرم محمد اسلم صاحب اور مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب مرحومین کی نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 28/اگست 2009ء بمطابق 21 ظہور 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (سورۃ البقرہ :187)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد وحساب احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک اور رمضان المبارک دیکھنا نصیب فرمایا اور آج ہم محض اور محض اس کے فضل سے اس رمضان کے چھٹے روزہ سے گزر رہے ہیں۔ اگر انسان سوچے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شمار نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ **وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ** (العنکبوت:70) یعنی اور جو لوگ ہم سے ملنے کی پوری کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشتے ہیں۔ فرمایا تو یہ ہے کہ جو لوگ آنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے کی توفیق بخش دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ بندوں پر نہیں چھوڑا کہ میری طرف آنے کے راستے خود تلاش کرو اگر صحیح راستے کو خود ہی پا لیا تو ٹھیک ہے، مَیں پکڑ لوں گا اور آگ میں گرنے سے بچا لوں گا۔ نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ نے ہر زمانے میں جیسا کہ اس کی سنت ہے اپنے انبیاء کے ذریعہ سے وہ راستے دکھائے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہیں اور پھر جب انسانی استعدادوں نے اپنی بلوغت کو پا لیا جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ارتقائی عمل سے گزرتے ہوئے انسان نے حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کو مبعوث فرما کر ہمیں اپنی کامل شریعت کے ذریعہ سے اپنی طرف آنے کے راستے دکھائے تا کہ انسان تباہی اور جہنم میں گرنے سے بچ جائے اور ان راستوں پر گامزن ہو جائے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے ہیں اور ان میں سے ایک راستہ رمضان کے روزے ہیں۔

یہ رمضان کا جو مہینہ ہے بے شمار برکات لئے ہوئے ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ اور یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس سے پہلی آیات میں سے ایک آیت میں اس کا ذکر بھی ہے کہ اپنی قربت دلانے کا یہ ذریعہ یعنی روزے خدا تعالیٰ نے پہلے انبیاء کی قوموں کے لئے بھی فرض کئے تھے اور آج مسلمانوں پر بھی فرض ہیں۔ لیکن جیسا کہ اسلام دین کامل ہے اسلام میں روزوں کا تصور بھی اعلیٰ ترین صورت میں اللہ تعالیٰ نے دیا اور اس کی تعلیم دی۔ سحری اور افطاری کے اوقات کا تعین اور بعض دوسری سہولیات کا ذکر کیا جس میں بیماری اور سفر کی حالت میں چھوٹ بھی دی۔ اور پھر یہ کہ بعد میں تعداد کو پوری کرنا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر طاقت ہے تو فدیہ کا بھی حکم ہے۔ اور مستقل بیماری اور عذر کی وجہ سے فدیہ وغیرہ دینے کا حکم ہے۔ لیکن عبادتوں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ تو بہر حال اللہ تعالیٰ نے ایک مومن پر فرض کی ہے، اس کو توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ یہ برکتوں والا مہینہ ہے اس لئے ایک مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہلکی پھلکی بیماری اور کمزوری کو اس چھوٹ کا بہانہ بنا کر روزوں کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ایک مومن کی کامل اطاعت کا تو تبھی پتہ چلتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر کھانا پینا اور بعض جائز کام بھی ایک وقت تک کے لئے چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے کیونکہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہ معاف کرنے اور اسے اپنے قرب سے نوازنے کے لئے خاص سامان پیدا فرماتا ہے۔ ایک تو **لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا** کہہ کر ہر وقت، ہر موسم، ہر زمانے اور ہر ملک کے انسانوں کو کہہ دیا کہ ہم اپنی طرف آنے کے راستے دکھاتے ہیں۔ ہر اس شخص کو جو اپنی بھرپور کوشش ہماری طرف آنے کے لئے کرے۔

گویا یہ اعلان عام ہے اور ہر وقت جو بھی نیک نیت ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف جائے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پانے والا بنے گا۔ لیکن رمضان کا مہینہ ایسا مہینہ ہے جس میں ان قربانیوں کی وجہ سے جو بندہ خدا تعالیٰ کے لئے کرتا ہے، خدا تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہے، ایک فیض خاص کا چشمہ بھی جاری فرما دیا۔ اپنے بندوں کی روحانی ترقی کے لئے ایک خاص اہتمام فرمایا ہے۔ ایک ایسا ماحول میسر فرمایا ہے جو نیکیوں کے راستوں کو جلد از جلد طے کرنے میں مدد دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کے لئے آسانیاں پیدا فرما دی ہیں۔ بندے کی دعاؤں کی قبولیت کے لئے تمام دُوریوں کو قربتوں میں بدل دیا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اِذَاجَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شهر رمضان حدیث نمبر 2384)۔ترجمہ اس کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

تو یہ دیکھیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ کس طرح اس حالت کا نقشہ کھینچ دیا اور بیان فرمادیا کہ رمضان میں یہ صورتحال ہوتی ہے۔پس کیا یہ ہماری خوش قسمتی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور رمضان سے ہمیں فائدہ اٹھانے کا، فیض حاصل کرنے کا موقع مہیا فرمادیا۔اللہ تعالیٰ تو عام حالات میں بھی ایک نیکی کے بدلے کئی گنا ثواب دیتا ہے اور گناہ کی سزا اُس (گناہ) کے برابر ہے۔لیکن ان دنوں میں تو جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی کوئی حد نہیں ہوتی۔وہ اپنے بندے پر بے شمار فضل نازل فرمارہا ہوتا ہے۔اور عام حالات میں تو شیطان کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ ہر راستے سے بندوں کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے اور بعض اوقات نیکیاں بجالانے والے بھی اس کے بھرّے میں، اس کی چال میں آجاتے ہیں، اس کے دھوکے میں آجاتے ہیں اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی رفتار میں سستی پیدا ہوجاتی ہے۔اصل میں شیطان بعض اوقات بعض نیک لوگوں کو بھی نیکی کے روپ میں برائی کی طرف لے جارہا ہوتا ہے۔لیکن یہاں تو آنحضرت ﷺ نے یہ اعلان فرمایا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ اعلان فرمایا ہے کہ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ کہ شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور شیطان نے اپنے چیلے مختلف راستوں پر انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے بٹھائے ہوئے ہیں، ان سب کو جکڑ دیا جاتا ہے۔پس موقع ہے اس رمضان کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ہر قسم کی نیکیاں بجالاتے ہوئے، جنت کے جتنے زیادہ سے زیادہ دروازوں سے داخل ہوا جاسکتا ہے انسان داخل ہونے کی کوشش کرے۔ان بلندیوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرو جہاں تک شیطان کی پہنچ نہ ہو اور پھر ان معیاروں کو ہمیں اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے چلے جانا چاہئے۔عبادتوں کے معیار بھی بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔صدقہ وخیرات میں بھی بڑھتے چلے جائیں کہ ہم نے اپنے آقا ومطاع محمد رسول اللہ ﷺ کے اُسوہ پر عمل کرنا ہے جن کا ہاتھ صدقہ وخیرات کے لئے رمضان میں تیز آندھی کی طرح چلا کرتا تھا۔

اخلاق حسنہ کی بجاآوری ہے اس میں بھی نئے سے نئے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔قرآن کریم کی تلاوت کرکے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش بھی خاص لگن اور شوق سے کرنی چاہئے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے۔پس ہم خوش قسمت ہوں گے اگر ہم رمضان کے ان دنوں میں رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے خالص بندے بن جائیں۔ہمارا شمار ان لوگوں میں ہو جن کے بارے میں ایک حدیث میں آتا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ابن آدم کا ہر عمل اس کی ذات کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔پس روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے اور مَیں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے کہ مَیں تو روزہ دار ہوں۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ طیب ہے، پاک ہے، روزے دار کے لئے دوخوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے ربّ سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم۔باب هل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904)

پس ہمیں وہ روزے رکھنے چاہئیں جو ہمارے اس دنیا سے رخصت ہونے تک ہماری ہر حرکت وسکون، ہمارے ہر قول وفعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بناتے ہوئے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ملانے والے ہوں۔ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہر روزہ دار جو روزے کے تمام لوازمات پورے نہیں کرتا حدیث کے الفاظ کہ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ (صحیح بخاری کتاب الصوم۔ باب هل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904) یعنی اور جب وہ اپنے ربّ سے ملے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا اس کا مصداق نہیں بن سکتا اور اس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے انذار بھی فرمایا ہوا ہے کہ صرف روزہ کافی نہیں ہے کہ روزہ رکھو گے تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر خوش ہوجاؤ گے، بلکہ روزہ کی قبولیت کے لئے جو لوازمات ہیں ان کو بھی پورا کرو۔

اس کے بارہ میں ایک روایت میں مزید آتا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا۔اللہ تعالیٰ کو اس چیز کی قطعاً ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم۔باب من لم یدع قول الزور والعمل به فی الصوم حدیث نمبر 1903)

پس پہلی حدیث میں برائیوں سے بچنے والے کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خبر دی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ بتایا کہ برائیوں سے نہ بچنے والے کا روزہ، روزہ نہیں ہوتا بلکہ فاقہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو کسی شخص کے فاقہ زدہ رہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔یا اس شخص کے فاقہ زدہ رہنے سے اس کی نیکیوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔پس حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضلوں کو مانگنے اور رمضان کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے اس خاص ماحول میں ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ماحول تو ہمارا وہی ہے جہاں اچھے لوگ بھی رہ رہے ہیں، نیکیوں پر قدم مارنے والے بھی لوگ رہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں لوگ بھی رہ رہے ہیں اور پھر برائیوں میں مبتلا لوگ بھی یہاں بس رہے ہیں۔گندگی میں ڈوبے ہوئے اور شراب اور زنا کی برائیوں میں مبتلا لوگ بھی یہاں بس رہے ہیں۔ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ رکھ کر خدا اور مذہب کے نام پر ایک دوسرے کا خون بھی کررہے ہیں۔ایسے لوگ بھی ہیں جو رمضان میں احمدیوں کو تکالیف دینا اور شہید کرنا کارِثواب سمجھتے ہیں۔تو کیا یہ نیکیاں اور برائیاں کرنے والے صرف رمضان کے بابرکت مہینے کی وجہ سے برابر ہوجائیں گے۔جس طرح نیکیاں کرنے والوں کے لئے جنت کے دروازے کھولے گئے ہیں۔برائیوں میں مبتلا لوگوں کے لئے بھی جنت کے دروازے کھولے جائیں گے؟ جس طرح نیکیاں بجالانے والے اور عبادت کرنے والے جہنم سے محفوظ کئے گئے ہیں اور ان کے شیطانوں کو قید کردیا گیا ہے ان تمام قسم کی برائیاں کرنے والوں کو بھی جہنم سے محفوظ کردیا گیا ہے اور ان کے شیطانوں کو قید کردیا گیا ہے؟ اگر ان کے شیطانوں کو بھی قید کردیا جاتا تو یہ شیطانی فعل ان سے سرزد ہی نہ ہوتے بلکہ وہ نیکیاں کرنے والے ہوتے۔پس یہ معاملہ بعض نسبتوں اور اعمال کے ساتھ مشروط ہے۔جو خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رمضان سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرے گا خداتعالیٰ عام حالات سے بڑھ کر اس کے لئے یہ سامان مہیا فرمائے گا۔کیونکہ وہ شخص جو روزہ دار ہے اور اس نیت سے روزہ رکھتا ہے کہ اللہ کو راضی کرے وہ خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ان سب برائیوں کو ترک کررہا ہے بلکہ جائز باتوں کو بھی چھوڑ رہا ہے۔پس ہمیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ان خاص سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس کے فضل کو مانگتے ہوئے اس کے حضور جھکنے کی ضرورت ہے۔وہ پیغام جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ، آنحضرت ﷺ کے صحابہ کے سوال پر یا امکان سوال پر دیا تھا وہ ہمیشہ کے لئے قرآن کریم میں محفوظ ہوکر ہمارے لئے خوشخبری کا پیغام بن گیا ہے۔

جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ روزوں کے احکام کے درمیان میں یہ آیت آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے قُرب اور ان دعاؤں کی قبولیت کی خوشخبری دی ہے جو بندہ کرتا ہے اور جیسا کہ جو احادیث مَیں نے پیش کیں وہ بھی اس آیت کی وضاحت کرتی ہیں۔احادیث میں روزہ کے حوالے سے بعض اوامر ونواہی کا ذکر کیا گیا ہے۔یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے قریب آنے اور اپنا قُرب پانے اور اپنے بندے کی دعا کی قبولیت کا ذکر فرماکر بعض شرائط بھی عائد فرمادیں۔

پہلی بات تو سَأَلَکَ عِبَادِیْ کہہ کر فرمادی کہ رمضان سے فیضیاب ہونا اور فیض پانا اور قبولیت دعا کے نظارے دیکھنا ہر ایرے غیرے کے لئے نہیں ہے۔فرمایا کہ 'میرے بندے'، وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کا عبد بننا چاہتے ہیں اور ہیں یہ قربتیں انہی کو ملنے والی ہیں۔وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں یا خاص بندے بننے کے خواہاں ہیں۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (الفاتحہ:5) کا اظہار ان کے ہر فعل سے ہورہا ہے۔یہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ سوال عَنِّیْ کا کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ میرے بارے میں پوچھتے ہیں، مجھے تلاش کرتے ہیں۔ان کی خواہشات دنیاوی نہیں ہوتیں کہ خدا ملے تو بزنس بڑھانے کی دعا کرو۔اس سے بزنس کے لئے مانگو۔دوسری دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کی دعا کرو۔نہیں، بلکہ ان کی تڑپ پھر یہ ہوتی ہے کہ بتاؤ میرا اللہ کہاں ہے۔مَیں بے چین ہوں اپنے خدا کی تلاش میں۔دنیا دہریت کی طرف بڑھ رہی ہے۔خدا کے وجود کے خلاف کتابیں لکھی جارہی ہیں ایسے میں مجھے بھی اپنی فکر ہے کہ مَیں جو خدائے واحد پر ایمان لانے والا ہوں۔میری صرف ایک خواہش ہے کہ مجھے خداتعالیٰ کی ذات کا اتنا عرفان حاصل ہوجائے کہ کوئی دنیاوی چیز اور دہریت کی چمک اور دھوکہ مجھے میرے احمدی مسلمان ہونے سے ہٹا نہ سکے۔اور اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے مَیں رمضان کے روزے بھی خاص اہتمام سے رکھ رہا ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خالص ہوکر میری تلاش کرنے والو! مَیں تمہارے قریب ہوں۔جو بھی مسلمان ہے اور حقیقی مسلمان بننے کے لئے کوشاں ہے۔آنحضرت ﷺ پر اتری ہوئی کامل شریعت پر ایمان لانے والا ہے۔اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والا ہے۔خداتعالیٰ کی تلاش میں آنحضرت ﷺ کی سنّت اور باتوں پر عمل کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے آنحضرت ﷺ سے محبت کرنے والا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں ان کے قریب ہوں اور جب بھی میرے بندے مجھے پکارتے ہیں مَیں جواب دیتا ہوں۔پس اگر اللہ تعالیٰ سے سوال جواب کا سلسلہ شروع کرنا ہے تو سب سے پہلے خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کی تلاش ضروری ہے۔اور تلاش کے لئے پھر اللہ تعالیٰ نے خود ہی طریق بھی بتادیا جس کا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ قرآن کی حکومت اپنے پر قائم کرنا۔سنت رسول ﷺ پر عمل کرنا اور عشق رسول عربی کی انتہا کرنا۔اور قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق جو زمینی اور آسمانی نشانوں کے طور پر پوری بھی ہوچکی ہیں اس زمانہ کے امام سے کامل وفا کرنا۔آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی بیعت میں خالص ہوکر آنا۔صرف مسلمان ہونے کا اعلان کرنا کافی نہیں ہے۔یہاں پھر وہی مضمون بیان ہوتا ہے کہ اَسْلَمْنَا کافی نہیں ہے بلکہ یُؤْمِنُوْا بِی کے مضمون کو سمجھو۔اپنے ایمان کو کامل کرو اور ایمان کامل کرنے کی اپنی تعریفیں نہ کرو بلکہ اُس راستہ سے کامل ایمان کی طرف آؤ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بتائے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ مجھ پر ایمان لانے کا معیار کس طرح حاصل ہوگا؟ یہ اس وقت حال ہوگا جب فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ پر بھی عمل ہوگا۔ یعنی میری بات پر لبیک کہو گے، میری باتوں کو سننے والے ہو گے اور یہ عمل اس وقت ہوگا جب قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش ہو رہی ہوگی۔ تقویٰ کے راستوں پر چلنے کے لئے، خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی بات پر لبیک کہنے کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی کوشش خالص ہو کر کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادات کی طرف بھی خالص ہو کر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے اخلاق فاضلہ میں ترقی کی بھی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو لوگ ان دونوں باتوں کے جامع ہوتے ہیں، یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کے، وہی متقی کہلاتے ہیں۔ انہی کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کی تلاش ہے۔ انہی کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی بات پر لبیک کہنے والے ہیں۔ اگر بعض اخلاق تو ہیں اور بعض حقوق کی ادائیگی تو ہے لیکن بعض کو نظر انداز کیا جا رہا ہے تو اسے متقی نہیں کہا جا سکتا۔ پس اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے، تقویٰ کا یہ معیار ہمیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس ہمیں اس رمضان میں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو سمجھنے والے اس کا حق ادا کرنے کی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنے والے بن جائیں۔ اپنی نمازوں کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ کئی لوگوں سے یہ جواب سن کر مجھے بڑی حیرت بھی ہوتی ہے اور پریشانی بھی کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ پانچوں نمازیں ادا کرنے والے بن جائیں لیکن پھر بھی ایک آدھ نماز رہ جاتی ہے۔ جب نمازیں ہی رہ جاتی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کی قبولیت کے لئے کس طرح درخواست کی جا سکتی ہے۔

اسی طرح تمام اخلاق فاضلہ کو اپنانے کے لئے درد کے ساتھ کوشش کی ضرورت ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہونی چاہئے کہ رمضان جو تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو جنت کے دروازے ہمارے لئے کھولے ہیں ان میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے داخل ہونے کی کوشش کریں۔ تبھی اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے قدم بڑھانے والے ہم کہلا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے حوالے سے ایک جگہ فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''پس چاہئے کہ وہ دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لاویں تا کہ کامیاب ہوں''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 396)

پس یہ دعاؤں کی قبولیت کا خاص مہینہ ہے اور سب سے بڑی دعا جو ہمیں کرنی چاہئے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وصل تلاش کیا جائے، اس کا قرب تلاش کیا جائے۔ اس سے ملنے کی خواہش ہو۔ اللہ تعالیٰ سے اس سے ملنے کی دعا کی جائے۔ جب خدا مل جائے گا تو دوسری خواہشات خود بخود پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

لیکن یہاں ایک بات اور یاد رکھیں کہ دعا کی تعریف بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے کہ دعا ہے کیا چیز اور کس قسم کی دعا ہونی چاہئے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''یہ خیال مت کرو کہ ہم روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے۔ جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتا ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے''۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 223)

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ معرفت عطا فرمائے جس سے ہم دعاؤں کی حقیقت اور خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے فلسفہ کو سمجھ سکیں۔ ہمارا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ رمضان میں ان دعاؤں کے طفیل جن سے خدا اپنے بندے کے نزدیک آ جاتا ہے وہ تبدیلیاں ہم میں پیدا ہوں جو ہمیں دوسروں سے ہمیشہ ممتاز کر کے دکھاتی چلی جائیں۔ اپنی دعاؤں میں ہمیں جماعت کے ہر شر سے محفوظ رہنے اور اسلام کی ترقی کے لئے بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ جو دعائیں ہم خدا تعالیٰ کے دین کے قیام و استحکام کے لئے کریں گے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی بھی توفیق دے اور پاک تبدیلیاں بھی اس کے نتیجہ میں ہمارے اندر پیدا فرمائے اور ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بھی بن جائیں۔

اس کے بعد اب میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا کچھ ذکر خیر کروں گا۔ جن کی دو دن پہلے وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ جماعت کے چوٹی کے عالم تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آپ مؤرخ احمدیت کہلاتے تھے۔ تاریخ احمدیت آپ نے لکھی ہے۔ جس کی 20 جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ صرف مؤرخ احمدیت نہیں تھے بلکہ آپ تاریخ احمدیت کا ایک باب بھی تھے اور ایک ایسا روشن وجود تھے جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی روشنی کو ہر وقت جب بھی موقع ملے دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ آپ کا حافظہ بلا کا تھا اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا بلکہ کئی لوگوں نے مجھے لکھا بھی کہ آپ ایک انسائیکلو پیڈیا ہیں کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہ کہہ چکے ہیں۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی کہا ہے لیکن میں ان کو یہی کہا کرتا تھا کہ وہ تو ایک انسائیکلو پیڈیا ہیں۔ اب جب میں نے پڑھا تو مجھے پتہ لگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی ان کے بارے میں یہی فرمایا تھا کہ وہ ایک انسائیکلو پیڈیا تھے۔ پرانے بزرگوں، اولیاء اور مجددین کے حوالے بھی ان کو یاد ہوتے تھے۔ بڑا گہرا مطالعہ تھا اور نہ صرف حوالے یاد ہوتے تھے بلکہ کتابیں اور اس کے صفحے تک یاد ہوتے تھے۔ بعض لوگوں نے مجھے خطوط میں ان کی بعض ذاتی خوبیاں بھی لکھی ہیں۔ ان کے بارہ میں کچھ معلومات میں نے ان کے بیٹے کے ذریعہ سے بھی لی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا وہ تاریخ احمدیت کا بھی ایک باب تھے۔

سب کچھ تو یہاں بیان نہیں ہو سکتا۔ چند باتیں میں ان کے بارے میں بیان کروں گا۔ بہت ہی بے نفس اور اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ دین کی خاطر صرف کرنے والے بزرگ تھے۔ واقف زندگی تھے۔ خلافت سے انتہا کا تعلق تھا۔ بہت بزرگ اور دعا گو تھے۔ مجھے کسی نے لکھا کہ جب بھی کسی نے ان کو دعا کے لئے کہا تو ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ مجھے دعا کے لئے نہ کہو۔ دعا کے لئے لکھنا ہے تو خلیفۃ المسیح کو لکھو۔

عاجزی میں بے انتہا بڑھے ہوئے تھے، کوئی بھی نئی چیز جب مطالعہ میں آتی تھی تو مجھے بھی متعلقہ صفحات کی فوٹو کاپیاں کر کے بھیجا کرتے تھے۔ ایک ایسے عالم تھے جو یقیناً ایک عالم باعمل کہلانے کے حقدار تھے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا بڑے بے نفس کارکن۔ ایک ایسے سلطان نصیر کے جانے سے طبعاً فکر بھی پیدا ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ خلافت کو سلطان نصیر عطا فرماتا چلا جائے گا۔

ایک لکھنے والے ہمارے مبشر ایاز صاحب ہیں انہوں نے مجھے لکھا کہ ان کے ساتھ جب میٹنگز اٹینڈ (Attend) کرتے تھے ان کا وجود ایک عجیب عشق میں ڈوبا ہوا وجود لگتا تھا کہ جس طرح قطب نما کی سوئی ہمیشہ شمال کی جانب رہتی ہے اسی طرح ان کی سوچ کا محور بھی ہمیشہ خلافت کی طرف رہتا تھا۔ بڑے بڑے حوالوں اور فتاوی کو پرکاہ سے زیادہ وقعت نہیں دیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب خلیفۃ المسیح نے یہ کہہ دیا تو فلاں کے حوالے کی اور فلاں کے قول کی کیا اہمیت ہے۔

پھر ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ سعودی عرب کے امیر صاحب آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے وہاں کی تاریخ احمدیت مرتب کرنی ہے۔ مولانا دوست محمد شاہد کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ وہ ان کے دفتر میں گئے تو انہوں نے آدھے گھنٹے میں سارے حوالے وغیرہ دے کے پوری تاریخ بیان کر دی اور فوٹو کاپیاں بھی کروا کر ان کو دے دیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ بہت بلا کا حافظہ اور حوالوں کے بادشاہ تھے۔ جماعتی اموال کا بھی بڑا درد تھا ان کو۔ ایک صاحب نے لکھا کہ میں کسی حوالے کے لئے ان کے دفتر میں گیا۔ تو انہوں نے مجھے بتایا اور حوالہ میرے سامنے کر دیا تو میں نے ان کی میز سے قلم اٹھا کر لکھنا شروع کیا۔ پہلے قلم لیا، پھر کاغذ لیا تو انہوں نے قلم اور کاغذ دونوں مجھ سے لے لئے کہ تم یہاں ذاتی استعمال کے لئے حوالہ لینے آئے ہو، اپنا قلم استعمال کرو اور اپنی نوٹ بک استعمال کرو۔

پھر محمود ملک صاحب نے مجھے یہ لکھا کہ ان کے والد عبدالجلیل عشرت صاحب کے یہ دوست تھے۔ ایک دفعہ یہ لاہور کے دورہ پہ گئے تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں آ نہیں سکتا تو یہاں آ جائیں تو دوستی کی وجہ سے ذاتی تعلق کی وجہ سے چلے گئے، وہ رکشے پہ ان کو لے کے گئے۔ مولوی صاحب نے رکشہ کا کرایہ ادا کرنے کی کوشش کی۔ خیر انہوں نے اس وقت تو دے دیا۔ اگلے دن وہاں مسجد دارالذکر میں جانا تھا تو انہوں نے کہا کہ جا کے ٹیکسی لے کے آؤ اور ٹیکسی کا کرایہ بھی میں ادا کروں گا، کیونکہ مجھے مرکز ٹیکسی کا کرایہ دیتا ہے اور مرکز چاہتا ہے کہ ہمارے علماء کی عزت رہے۔ اس لئے میں رکشے پہ نہیں بیٹھوں گا اور ٹیکسی پہ جاؤں گا۔ تو یہ صرف اطاعت نہیں تھی۔ اس سے بہت سے سبق ملتے ہیں کہ جو جس چیز کا اینٹائٹلمینٹ (entitlement) ہے، جس چیز کا مرکز نے کہا ہے کہ آپ نے استعمال کرنا ہے، اس کو استعمال بھی کرنا تا کہ کسی بھی قسم کی اطاعت سے باہر نہ نکل سکیں۔ اور دوسرے علماء کا جو وقار ہے اس کا بھی احساس رہنا۔

آپ کی وفات جیسا کہ میں نے بتایا دو دن پہلے 26/اگست کو ہوئی ہے۔ آپ 1935ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے تھے اور 1944ء میں جامعہ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ 1946ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل پاس کیا اور تیسری پوزیشن لی۔ آپ کا جماعتی خدمات کا عرصہ 63 سال پر محیط ہے۔ 1952ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر الفضل میں ''شذرات'' کے نام سے لکھنا شروع کیا۔ بڑا لمبا عرصہ

یہ چلتا رہا۔1953ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو تاریخ احمدیت مدوّن اور مرتب کرنے کے لئے فرمایا۔اس کی 20 جلدیں شائع ہوچکی ہیں اور باقی بھی 2004ء تک مکمل ہیں اور اس کے بعد نوٹس بنا کے چھوڑ گئے ہیں۔آپ کا ایک بیٹا ہے ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب۔فضل عمر ہسپتال میں ہیں اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

ان کے خاندان میں احمدیت اس طرح آئی کہ ان کے ایک عزیز حضرت میاں محمد مراد صاحب حافظ آبادی تھے۔ بڑے نیک بزرگ تھے، وہ احمدی ہوئے۔حضرت مولوی صاحب کے دادا کو جب پتہ لگا تو انہوں نے ان پر بڑا ظلم کیا اور اتنا مارا کہ بعض دفعہ تو بہت زیادہ۔شدید زخمی کردیا کرتے تھے۔تو میاں مراد صاحب نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے تین عقلمند بیٹے ضرور احمدی ہوجائیں گے۔چنانچہ حضرت مولوی صاحب کے پڑدادا جو تھے اس پر اور بھی مشتعل ہوگئے اور زیادہ سخت سزائیں دیں۔

اس بارہ میں مولوی صاحب نے ایک واقعہ بیان کیا ہے۔جابہ نخلہ ایک چھوٹی سی جگہ ہے جو حضرت مصلح موعودؓ نے آباد کی تھی، گرمیوں کے لئے آپ ان دنوں میں وہاں تفسیر صغیر کی تالیف فرمارہے تھے۔مولوی صاحب بھی ان دنوں میں وہاں گئے لیکن وہاں جانے سے پہلے وہ کہتے ہیں کہ مَیں اپنے دادا کے پاس خانقاہ ڈوگراں کے قریب گاؤں میں گیا۔ان کی زندگی کے آخری دن تھے۔تو وہ کہنے لگے اپنے خلیفہ صاحب کو میرا ایک پیغام دے دینا کہ میرے چھ بیٹے ہیں، جن میں سے تین بچے جن میں سے ایک حافظ قرآن ہے اور دوسرے دو بہت عقلمند اور صاحب علم ہیں تمہارے خلیفہ صاحب نے مجھ سے چھین لئے ہیں اور باقی جو تین اَن پڑھ یا معذور ہیں میرے حوالے کردیئے ہیں۔اگر انہوں نے گنتی پوری کرنی ہے تو جو یہ تین معذور ہیں یہ لے لیں اور جو پڑھے لکھے ہیں وہ مجھے واپس کردیں۔تو کہتے ہیں جب مَیں جابہ نخلہ گیا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی۔مَیں نے یہ بات عرض کردی۔حضرت مصلح موعودؓ نے جب یہ پیغام سنا تو آپ مسکرائے اور فرمایا کہ اپنے دادا کو میرا پیغام پہنچادیں کہ مجھے بیٹوں کا تبادلہ بڑی خوشی سے منظور ہے۔آپ اپنے غیر احمدی بیٹے جو ہیں میرے حوالے کردیں اور جو آپ کے احمدی بیٹے ہیں ان کو میری طرف سے اجازت ہے اگر وہ احمدیت چھوڑ کے آپ کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں تو چلے جائیں۔تو کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنے دادا کو آ کے یہ پیغام دیا۔تو کہتے ہیں آپ کے خلیفہ صاحب بڑے ہوشیار ہیں ان کو پتہ ہے کہ انہوں نے مرزائیت نہیں چھوڑنی اور اس پر بڑے روئے اور چلّائے بھی۔حضرت مولوی صاحب کی والدہ بھی 1949ء میں ایک رؤیا کی بنا پر احمدیت میں شامل ہوئی تھیں۔

1951ء میں جامعۃ المبشرین کی پہلی کامیاب ہونے والی شاہد کلاس میں آپ شامل تھے اور اس کی الوداعی پارٹی میں حضرت مصلح موعودؓ نے بھی شرکت فرمائی اور جو جوابی ایڈریس حضرت مولوی صاحب نے پیش کیا اس پر حضرت مصلح موعودؓ نے بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے جامعۃ المبشرین سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد جماعت اسلامی پر ایک تحقیقی مقالہ لکھا۔اس کا عنوان بھی خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجویز فرمایا تھا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راہنمائی میں ہی آپ نے یہ مضمون لکھا اور حضرت امیر مینائی کے جانشین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے مختلف وقتوں میں ان کی راہنمائی بھی فرمائی۔جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1953ء میں آپ کے سپرد تاریخ احمدیت کی تدوین کا کام کیا تھا جس کی 20 جلدیں مکمل ہوچکی ہیں اور خلافت خامسہ کی تاریخ کا کام بھی جاری ہے۔40 سے زائد آپ کی تالیفات ہیں جو مختلف موضوعات پر چھپ چکی ہیں اور بعضوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہوچکا ہے۔

بڑی ہی علمی ادبی شخصیت تھے اور روایتی رکھ رکھاؤ والے آدمی تھے۔اور تحریر و تقریر میں ایک خاص ملکہ تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو آواز بھی خوب دی تھی۔1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں جو نمائندہ وفد اسمبلی میں گیا تھا وہاں اس وفد میں حضرت مولوی صاحب بھی شامل تھے۔آپ اس وفد کے آخری رکن تھے جن کی وفات ہوئی ہے۔وہاں بھی معلومات اور حوالوں کی فراہمی کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی اور آپ جب بھی حوالے نکال کردیتے تھے تو ممبران اسمبلی بڑے حیرت زدہ ہوجایا کرتے تھے۔بلکہ وہاں اس دوران میں ایک دفعہ ایک ممبر اسمبلی نے بڑی حیرانی کا اظہار بھی کیا کہ ہمارے علماء کو حوالے نکالنے کی ضرورت پڑتی ہے تو کئی کئی دن لگ جاتے ہیں اور مصیبت پڑ جاتی ہے۔ان مرزائیوں کا یہ چھوٹا سا مولوی ہے، یہ پتہ نہیں پندرہ منٹ میں حوالے نکال کے لے آتا ہے۔

جلسوں میں بھی آپ کو بڑا لمبا عرصہ تقریر کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔1957ء کے جلسہ میں آپ نے شبینہ اجلاس میں پہلی بار تقریر کی اور 1958ء میں آپ کی یہ تقریر شائع ہوئی اور اس کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اتنا پسند فرمایا کہ شوریٰ میں خاص طور پر اس کا ذکر فرمایا۔ریسرچ سیل میں بھی کام کیا۔قاضی کے طور پر بھی کام کیا اور وفات تک آپ مجلس شوریٰ پاکستان کے ممبر رہے اور آپ کو بحیثیت نمائندہ خصوصی اور اعزازی ممبر جو خلیفۃ المسیح کی طرف سے منتخب ہوتا ہے شرکت کا موقع ملا۔

1992ء-1993ء میں کیمبرج کے مشہور بین الاقوامی ادارہ انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر نے آپ کو مین آف دی ائر (Man of the Year) کا اعزاز بھی دیا تھا اور یہ جو اعزاز ہے ایسی خاص علمی شخصیات کو دیا جاتا ہے جن کی صلاحیتوں کامیابیوں اور قیادت کا عالمی سطح پر اعتراف کیا جاتا ہے۔1994ء میں بھارت کے صوبہ تامل ناڈو کے شہر کوئمبے ٹور (Coimbatore) میں جماعت احمدیہ اور جماعت اہل قرآن و حدیث کے مابین ایک مناظرہ ہوا۔یہ مناظرہ وہاں کے ایک ہوٹل کے وسیع ہال میں ہوا تھا۔9 روز تک جاری رہا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہنے پر آپ وہاں گئے تھے۔اللہ تعالیٰ نے وہاں بھی آپ کو فتح سے نوازا اور آپ نے جماعت احمدیہ کی خوب نمائندگی کی۔اور اس دوران جب آپ وہاں تھے آپ کی ایک بیٹی کی شادی بھی ہوئی جس میں آپ شامل نہیں ہوئے بلکہ دو بیٹیوں کی شادیاں اس صورت میں ہوئیں کہ آپ دَوروں پر ہوتے تھے اور اس دن پہنچتے تھے جس دن شادی تھی۔اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی کہ میرے ذاتی کام کیا ہیں۔

1982ء میں آپ کو اسیر راہ مولیٰ بننے کا بھی اعزاز حاصل ہوا۔چند روز آپ ربوہ کی حوالات میں رہے۔اپریل 1988ء میں دوبارہ ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں آپ کو قید کر کے رکھا گیا۔پھر 1990ء میں جج نے آپ کی ضمانت منسوخ کردی اور دو دو سال قید بامشقت اور پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ کی آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو سزا دی گئی۔بہرحال کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ ضمانت پر رہا ہوگئے۔جیل میں بھی آپ نے درس قرآن اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔

مولوی صاحب اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جب مَیں نے دو ہفتہ کے لئے اپنا بستر رات کو اپنے معمول کے مطابق دفتر میں ہی بچھا رکھا تھا۔دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے فون کے لئے منتظر بیٹھا تھا تو اتنے میں ثاقب زیروی صاحب جو لاہور کے ایڈیٹر تھے وہ آئے۔انہوں نے کہا مَیں ابھی حضور سے مل کے آرہا ہوں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فرمایا کہ ابھی فون کر کے فلاں فلاں جو حوالہ ہے وہ مولوی صاحب سے کہو بھجوادیں۔تو ثاقب صاحب کہتے ہیں مَیں نے عرض کیا کہ ابھی رات ہوگئی ہے، اب کہاں مولوی صاحب ملیں گے۔تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ اپنے دفتر شعبہ تاریخ میں اس وقت بیٹھے ہوں گے۔ثاقب صاحب نے کہا کہ مَیں صرف چیک کرنے آیا ہوں کہ واقعی آپ دفتر میں ہیں کہ نہیں۔تو دن رات آپ کا یہ کام تھا کہ خدمت دین میں مصروف رہیں۔

خلیفۂ وقت کی طرف سے جب بھی کوئی کام آجاتا خواہ رات کے دو بجے ہوتے، اسی وقت اٹھ کر کام شروع کردیتے اور کام مکمل ہونے تک پھر اور کوئی کام نہیں کرتے تھے اور نہ آرام کرتے تھے، بلکہ کہا کرتے تھے کہ مَیں کوئی اور کام کرنا جائز ہی نہیں سمجھتا۔ڈاکٹر مبشر صاحب نے بتایا کہ وفات سے چند روز پہلے انہوں نے کہا کہ مجھے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی آواز آئی ہے کہہ رہے ہیں۔السلام علیکم۔بہرحال واپسی کے اشارے ہورہے تھے۔ڈاکٹر سلطان مبشر نے ہی یہ لکھا ہے کہ کوئی بھی پریشانی ہوتی تو سب سے پہلے کہتے کہ خلیفہ وقت کو دعا کے لئے لکھو۔پھر صدقہ دو اور پھر درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھو۔اور آپ کا عربی فارسی، انگلش کا مطالعہ بڑا وسیع تھا اور نہ صرف مطالعہ کرتے تھے بلکہ پڑھتے وقت جِلد پر پوائنٹس اور نشان بھی لگاتے تھے اور پھر اس کے باہر پوائنٹس نوٹ کرتے جاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ کتابیں ہمیشہ خود خریدو اور پڑھو تو انہوں نے ہمیشہ اس کو اپنے پلے باندھا۔ان کی گھر میں اپنی لائبریری تھی جس میں آٹھ ہزار کے قریب کتابیں تھیں۔جب بھی کبھی ربوہ سے باہر جاتے تھے، خلیفۃ المسیح کے ہوتے ہوئے تو خیر اجازت لینی ہوتی ہے، بعد میں امیر مقامی کی اجازت کے بغیر باہر نہیں نکلتے تھے اور جب جماعتی کاموں کے لئے جاتے تھے تو بعض دفعہ بلکہ اکثر ہی اپنے عزیزوں کو نہیں ملتے تھے۔ان کی بیٹیاں لاہور میں رہتی تھیں۔کبھی لاہور دورے پہ گئے ہیں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بیٹیوں کو ملیں بلکہ بعض دفعہ بیٹیوں کو ان کے واپس پہنچنے پر پتہ چلا کرتا تھا اور اگر کبھی ملنا پڑ جائے تو امیر صاحب کی اجازت سے ان کو ملنے جایا کرتے تھے۔ہمیشہ یہ کہتے تھے کہ مَیں خلیفہ وقت کا سپاہی ہوں اور سپاہی اپنا مورچہ نہیں چھوڑتا۔جمعہ کے دن بھی انہوں نے کبھی چھٹی نہیں کی۔ربوہ میں جمعہ کو دفتروں میں رخصت ہوتی ہے، آپ ہمیشہ کام کیا کرتے تھے، چھٹی کا تصور ہی کوئی نہیں تھا۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

بڑا سادہ لباس ہوتا تھا لیکن صاف ستھرا اور نظافت تھی، روزانہ نہانا، خوشبو لگانا۔ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ جماعت کے نمائندے کو جماعت کے وقار کا پاس رکھنا چاہئے اور ظاہری حلیہ بھی ٹھیک رکھنا چاہئے۔ اور وقف زندگی کر کے بہت مشکل حالات بھی آئے، کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا اور نہ کہیں اشارۃً کنایۃً اپنی غربت کا، اپنی ضرورت کا اظہار کیا۔ بلکہ ڈاکٹر سلطان مبشر لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میری والدہ نے ذکر کیا کہ فلاں عالم جو ہیں ان کو مخیّر دوست کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے۔ آپ بھی اگر کوشش کریں تو یہ ہو سکتا ہے۔ حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ مَیں یہ بے شرمی نہیں کر سکتا اور آپ کا یہ کہنا تھا کہ مَیں جائز نہیں سمجھتا کہ خدا کے علاوہ کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلاؤں۔ ایک دفعہ چند مربیان آپ کے پاس آئے کہ اس کاغذ پر دستخط کر دیں جس پر لکھا ہوا تھا کہ تحریک جدید کے مبلغین کو زیادہ الاؤنس ملتا ہے اور صدر انجمن احمدیہ کے مبلغین کو، کارکنان کو کم تو اس پر نظر ثانی ہونی چاہئے۔ تو آپ نے کہا مَیں تو اس پر دستخط نہیں کروں گا کیونکہ مَیں تو ایک واقف زندگی ہوں، جو جماعت مجھے دے گی وہ بصد شکریہ قبول کروں گا اور یہ بھی جماعت کا شکر ہے کہ ہم سے لینے کا مطالبہ نہیں کرتی بلکہ کچھ نہ کچھ دے دیتی ہے۔ کبھی خلفاء کو بھی ذاتی ضرورت کے لئے نہیں لکھتے تھے، کبھی حرف شکایت منہ پر نہیں لائے۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو ضرورت پڑی۔ آپ نے کہا مولوی صاحب کو بلوا کے لاؤ۔ تو ہر جگہ تلاش کر لیا۔ لائبریری میں، دفتر میں بھی، گھر میں بھی، کہیں بھی نہیں ملے۔ عصر کی نماز پہ جب آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پوچھا کہ تلاش کر رہا ہوں کہاں تھے؟ انہوں نے کہا مَیں لائبریری میں تھا، مسئلہ یہ ہے کہ لائبریری کا کارکن باہر سے تالہ لگا کے چلا گیا تھا اور مجھے اندر جانا تھا۔ بجائے اس کے کہ مَیں وقت ضائع کرتا مَیں دیوار پھلانگ کے اندر چلا گیا اور اندر بیٹھا کام کر رہا تھا۔ تو یہاں بھی اپنا فرض ادا کیا اور بڑے طریقہ سے کارکن کی غلطی کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جیل میں بھی رہے ہیں اور جیل میں مشقت لی جاتی تھی۔ لیکن جیل میں جب تک رہے کبھی اظہار نہیں کیا کہ مجھ سے مشقت لی جاتی ہے، مَیں بڑا پریشان ہوں۔ جب رہائی ہوئی، تب بتایا کہ مجھ سے وہاں مشقت لی جاتی رہی ہے۔ ہر کام خود کرنے کے عادی تھے، کتابوں کی جلدیں بھی خود کر لیا کرتے تھے اور گھر میں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ لائبریری رکھی ہوئی تھی اس لائبریری کا مقصد بھی یہی تھا کہ رات کے وقت بھی جب بھی کہیں کسی وقت بھی خلیفۃ المسیح کی طرف سے کوئی کام آئے یا حوالے کی تلاش آئے تو فوری طور پر مَیں مہیا کر دوں اور لائبریری کھلنے کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

شروع میں سائیکل بھی نہیں تھا۔ ہر جگہ پیدل ہی جایا کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے جب مَیں نے سنا تو مجھے خود یہ خیال آیا تھا۔ جب خدام الاحمدیہ کے اجتماع ہوا کرتے تھے تو ٹی آئی کالج دُور تھا اس کی گراؤنڈ میں، گھوڑ دوڑ گراؤنڈ کہلاتی ہے وہاں تک یہ انجمن کے کوارٹروں سے پیدل چل کر جایا کرتے تھے۔ باوقار چال، پگڑی، کوٹ، ہاتھ میں سوٹی۔ حالانکہ اس وقت خدام الاحمدیہ میں تھے۔ شاید سائیکل نہیں لے سکتے ہوں گے۔ کیونکہ اس وقت جماعت کے حالات ایسے نہیں تھے۔ مبلغین اور واقفین زندگی کے الاؤنس بھی بہت تھوڑے تھے۔ ان کے بیٹے نے مجھے لکھا کہ واقعی وہ سائیکل نہیں خرید سکتے تھے اس لئے سارے ربوہ میں جہاں بھی جانا ہوتا تھا پیدل ہی پھرا کرتے تھے۔ پھر 79-1978ء میں ان کو دفتر کی طرف سے سائیکل ملی۔

جب بھی خلفاء کی مجلس عرفان میں بیٹھتے تھے تو ہمیشہ گردن جھکا کے بیٹھا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی بھی یہی عادت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے گردن جھکا کر بیٹھے تھے۔

ان کے بیٹے نے لکھا کہ ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب بڑے خوش خوش گھر میں آئے ہم نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے انہوں نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ملاقات کے لئے گیا تھا تو تھوڑی دیر کے لئے کسی کام سے حضور اندر تشریف لے گئے۔ آپ کی جوتی باہر پڑی تھی تو مجھے اس کو اپنے رومال سے صاف کرنے کا موقع مل گیا۔ اس بات پہ بڑے خوش تھے۔ کسی دوست نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ جس کام کے لئے دنیا میں ادارے بنائے جاتے ہیں وہ اکیلے اس شخص نے کیا۔ 1982ء سے پہلے آپ کے پاس کوئی مستقل مربی بھی نہیں تھا اور اکیلے ہی آپ زیادہ تر تاریخ احمدیت کا کام یا حوالے نکالنے، تلاش کرنے، لکھنے، نوٹس بنانے وغیرہ کا کام کیا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے کامیاب طریقہ سے ساری تاریخ لکھی۔ لوگ دنیاداری کے لئے تو بعض دفعہ ایسا کرتے ہیں کہ اپنا ویک اینڈ (Weekend) استعمال کر لیتے ہیں، چھٹی پہ بچوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں۔ بچے کہتے ہیں کہ ہمیں مہینوں یہ پتہ نہیں لگتا تھا کہ کس وقت ہمارے والد گھر آئے اور کس وقت گھر سے چلے گئے۔ جب وہ صبح صبح اٹھ کے چلے جاتے تھے تب بھی ہم سوئے ہوتے تھے اور جب گھر واپس آتے تھے تب بھی ہم سوئے ہوتے تھے۔

یہ واقفین زندگی اور مبلغین کے لئے بھی ایک تاریخی نصیحت بھی ہے۔ کہتے ہیں کہ 1965ء میں خلافت ثالثہ کے تاریخ ساز عہد کا پہلا جمعہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کو بلایا اور فرمایا کہ جمعہ کو چھٹی تو ہوتی ہے لیکن مَیں نے تمہیں تکلیف دی ہے تو مَیں نے کہا بڑی خوشی کی بات ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ جب مَیں نے (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کہتے ہیں کہ) وقف زندگی کا فارم پُر کیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ آج تم نے میرے دل کی پوشیدہ خواہش کو پورا کر دیا ہے۔ مَیں چاہتا تھا کہ تم میری تحریک کے بغیر خود ہی تحریک جدید کے روحانی مجاہدوں میں شامل ہو جاؤ۔ آج میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں مگر یاد رکھو اب تم نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے اب مرنے سے پہلے تمہارے لئے کوئی چھٹی نہیں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں مَیں نے یہ عرض کی کہ حضور مَیں بھی یہ عہد کرتا ہوں کہ ایک واقف زندگی کی حیثیت سے ہمیشہ دن رات خدمت دین میں مشغول رہوں گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے آخری وقت تک اس عہد کو نبھایا ہے۔

جب ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں تو بڑے شدید بیمار تھے اور جب بھی ذرا کمزوری دُور ہوئی تو جب تک ان کو ہوش رہی ہے (آخری دو چار دن تو بیہوشی کی ہی کیفیت تھی) تو بے چین ہو کر کہا کرتے تھے کہ مجھے ہسپتال سے جلدی فارغ کرو۔ مَیں نے دفتر جانا ہے کیونکہ مجھے خلیفۃ المسیح نے بعض کام سپرد کئے ہوئے ہیں جو مَیں نے فوری انجام دینے ہیں۔ تو انہوں نے آخر دم تک اس عہد کو نبھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا جائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے جو بیٹے ڈاکٹر سلطان مبشر ہیں وہ بھی واقف زندگی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی حقیقی رنگ میں وقف نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ مَیں جمعہ کے بعد ان کا جنازہ غائب ادا کروں گا۔

اس کے ساتھ ہی دو اور جنازے بھی ہیں۔ ایک تو مولوی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں جو سات سال آپ سے چھوٹے تھے۔ ان کی وفات مولوی صاحب کے ایک گھنٹے بعد ہوئی ہے اور وہ موصی تھے۔ اُن کی اولاد تو کوئی نہیں تھی۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے ہیں۔ ان کو مالی قربانیوں کا موقع ملا اور بڑے بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق ملی۔ انہوں نے وفات سے پہلے مریم فنڈ کے لئے دو لاکھ روپے دینے کی وصیت کی۔ اپنے خاندان میں بھی دو یا تین بچوں کی شادی اور بیوہ کے لئے دو لاکھ روپے دیئے۔ اس لحاظ سے یہ بھی نیکیوں پہ چلنے والے اور قربانیاں کرنے والے تھے۔ مولوی صاحب کے بھائی کا نام محمد اسلم صاحب ہے۔

اسی طرح ایک اور جنازہ ہے۔ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب چک 46 شمالی سرگودھا۔ یہ 17/اگست کو وفات پا گئی ہیں۔ ہمارے مبلغ سلسلہ محمد عارف بشیر صاحب کی والدہ تھیں جو آج کل تنزانیہ میں ہیں۔ یہ میدان عمل میں تھے اپنی والدہ کے جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے۔ یہ کہتے ہیں کہ جب مَیں جامعہ میں داخل ہوا ہوں تو میری والدہ نے پنجابی میں نصیحت کی تھی (جس کا اُردو میں یہ بنتا ہے) کہ بیٹا اب پڑھ کے آنا اور دین کی خدمت کرنا۔ آپ موصیہ بھی تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اپنی اولادوں کے بارے میں جو نیک خواہشات تھیں وہ بھی پوری فرمائے۔

☆☆☆

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ و تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Email: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

جلسہ سالانہ قادیان

خدا کا لگایا ہوا پودا اور اس کی نشوونما کا غیبی انتظام

(از۔ سید فہیم احمد نیشنل صدر بھوٹان)

ابتدا یہ تھی کہ جلسے میں پچھتر تھے نفوس
اب یہ عالم ہے کہ عالم ہی تماشائی ہے

صوبہ پنجاب کے تحصیل بٹالہ کے نزدیک ایک بستی قادیان جس کی آبادی اُس زمانہ میں چند ہزار سے زیادہ نہ ہوگی۔ اُس بستی کے بارے میں لوگوں کو یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ دُنیا کے نقشہ میں بھلا ہے کدھر۔ ٹانگہ اور یکہ پر ہی لوگوں کا سارا دارومدار تھا۔ ریل، موٹر گاڑی کی باتیں کرنا ہی فضول ہوگا۔ اُس گمنام بستی میں نہ بجلی و پانی کی سہولت تھی، نہ پختہ سڑک کا انتظام۔ سڑک کی حالت ایسی خستہ کہ ہڈی پسلی ایک ہوجائے۔ گویا قادیان بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار

ہاں اس بستی میں دور دور سے ۷۵ افراد جن میں بوڑھے بچے اور جوان شامل ہیں ایک چھوٹے سے قصبے میں ایک محدود سی جگہ پر بیٹھ کر ایک شخص کی باتیں بڑے غور سے سن رہے ہیں۔ وہ شخص باتیں بھی تو گہری حکمت و دانائی کی کر رہا ہے۔

قارئین! آیئے ہم بھی تقریباً ۱۱۸ سال پیچھے چلیں اور سنیں تو سہی وہ شخص کیا کہہ رہا ہے۔

میں تو ایک تخم ریزی کرنے کیلئے آیا ہوں۔ اب یہ پودا بڑھے گا، پھلے گا، پھولے گا اور ساری دُنیا میں اس کی شاخیں پھیل جائیں گی وہ کہتا ہے۔ یہ میرے منہ کی باتیں نہیں۔ یہ اُس کا وعدہ ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا ہے کہ اس بات کا اعلان کردے کہ میں تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ آج مجھے کوئی نہیں جانتا۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ میرا نام اور میرے کام تمام دُنیا میں نہایت عزت و احترام، عقیدت و محبت کے ساتھ پھیلتے ہی چلے جائیں گے۔ بہت سی رُکاوٹیں آئیں گی لیکن مجھے بھیجنے والا اُن سب کو ہٹادے گا۔ اور فتح و نصرت ہردم میرے قدم چومے گی اور ہر نیا سورج میرے اور میری جماعت کیلئے ایک نئی آن اور ایک نئی شان کے ساتھ چمکے گا۔ میں چلا جاؤں گا۔ لیکن میرے بعد دوسری قدرت آئے گی جو اس کام کو آگے بڑھاتی چلی جائے گی۔ اگر ایسا ہوا اور ضرور ضرور ایسا ہوگا، اُس وقت سمجھ لینا کہ کیا یہ ایک مفتری کا کلام تھا یا یہ ایک سچے کی باتیں تھیں۔ اُس کا فیصلہ آنے والا وقت خود کرے گا۔

حقائق سے پُر اُن باتوں کو سن کر یہ ۷۵ آدمی دل میں یہی خیال لاتے ہیں کہ یہ سچا آدمی ہے لیکن یہ دعویٰ تو اتنے بڑے بڑے ہیں کہ یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیسے ہوگا۔ یہ کس طرح ممکن ہوگا۔ بظاہر تو یہ ناممکن سی باتیں ہیں۔

یہ مٹھی بھر لوگ ابھی اس سوچ میں گم تھے کہ یہ آواز اور یہ دعویٰ اس چھوٹی سی بستی سے نکل کر آس پڑوس کی بستیوں میں بھی سنے جانے لگے۔ بس پھر کیا تھا۔ اپنے رشتہ دار بھی ساتھ چھوڑ گئے۔ غیروں نے ہنسی اور ٹھٹھے کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی حتی کہ کہا دُنیا کے کنارے تو بہت دور کی بات ہے ہم اس آواز کو اس بستی سے بھی آگے نہیں نکلنے دیں گے۔

لیکن حیرت کی انتہا تو تب ہوئی کہ تمام تر کوششوں کے باوجود یہ آواز کچھ زیادہ ہی زور سے اس بستی سے باہر سنائی دینے لگی۔ پھر وہ سب سر جوڑ کے بیٹھے اور انہوں نے پروگرام بنائے کہ ہم الگ الگ ہوکر اُس آواز کو نہیں روک پائے اس لئے اس معاملہ میں کم از کم ہمیں اکٹھا ہوکر اُس آواز کو ہر صورت میں بند کرنا ہے۔

پھر اپنے تمام تر اختلافات کے باوجود اُس آواز کو روکنے کیلئے وہ اکٹھے ہوئے اور ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ ہر ممکن حربہ استعمال کیا گیا۔ اُس مرد مومن کے خلاف قتل کی سازشیں کی گئیں۔ جھوٹے مقدمات میں پھنسانے کی ناکام کوششیں کی گئیں۔ اُسے اور اُس کی جماعت کی صف لپیٹنے کی تیاری میں دوسری قوموں کے پنڈتوں اور پادریوں کو حتیٰ الوسع اپنے ساتھ ملا لیا۔ لیکن ہر کوشش اور ہر حربے کے بعد آپ علیہ السلام کی آواز اور بلند ہوتی گئی اور پھیلتی گئی۔ پھر انفرادی و اجتماعی مخالفت شکست کھانے کے بعد حکومتی سطح پر مخالفت شروع ہوگئی۔ آپ کی آواز کو دبانے کیلئے ہر اوچھے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے۔ مگر ہمیشہ ناکامی و نامرادی کا انہیں منہ دیکھنا پڑا۔ وہ جو ابتداء میں ۷۵ تھے وہ ۷۵ سے ۷۵ ہزار اور پھر ۷۵ ہزار سے ۷۵ لاکھ میں تبدیل ہونے لگے اور پھر یہ گنتی کرنا مشکل ہوتا گیا کیونکہ ان میں اضافہ پر اضافہ ہوتا چلا گیا۔

جس کا نظارہ ایشیاء یورپ، افریقہ اور آسٹریلیا میں ہونے والے سالانہ جلسوں سے کیا جاسکتا ہے۔ جو برائے راست مواصلاتی سیارے کے ذریعہ ایم ٹی اے سے متواتر ۲۴ گھنٹہ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ جسے تمام براعظم میں بسنے والے کیا احمدی اور کیا غیر احمدی خود اپنی آنکھوں سے بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔

غرض وہ مرد مومن جس نے قادیان کی گمنام بستی میں ایک بیج بویا جس کی نشوونما کی پیش خبری ۱۱۸ سال قبل کردی گئی تھی کہ:۔

یہ پودا بڑھے گا۔ پھولے گا اور پھلے گا۔ اور ساری دُنیا میں اُس کی شاخیں پھیل جائیں گی۔

آج ہم قادیان کے اس مبارک جلسہ میں شریک ہوکر اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ خدا کی قسم! وہ مرد مومن جس نے اُن ۷۵ آدمیوں کے درمیان کھڑے ہوکر یہ تاریخی وعدے کئے تھے کہ مجھے بھیجنے والے نے کہا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

آپ کی آواز کی ایک ایک لہر پکار پکار کر صدا دے رہی ہے کہ اے غلام احمد! خدا کی قسم! تو سچا تھا۔ تو نے جو کچھ کہا، آج تیری ہر بات پوری شان سے روز روشن کی طرح پوری ہوئی اور ہوتی چلی جارہی ہے۔ آج ہم ببانگ دہل کہنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

ابتداء یہ تھی کہ جلسے میں پچھتر تھے نفوس
اب عالم ہے کہ عالم ہی تماشائی ہے

وہ شخص جو بے سروسامانی کی حالت میں خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کیلئے کھڑا ہوا۔ جو دُنیا کی نظر میں بظاہر اکیلا۔ لیکن وہ اکیلا تو نہیں تھا۔ اس کے ساتھ تائید ربّ الوریٰ تھی۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا پیغام شش جہات عالم میں پھیل گیا۔ ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح ہر میدان میں آگے بڑھتا ہوا، کامیابی و کامرانی کے جھنڈے گاڑتا گیا۔ پس اے حق کے متلاشی! نیک فطرت روحو! کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ اس سوال کا جواب تلاش کیا جائے۔ کیا اب بھی وقت نہیں کہ جستجو کی جائے؟...... کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ کھوج لگایا جائے اُس آواز کا جس نے آج سے ۱۱۸ سال قبل کہا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

آج یہ سب ہوا کیسے؟ اس کے پیچھے کونسی طاقت کارفرما ہے۔ دُنیا بھر کے ۱۹۳ ممالک میں پھیلے ہوئے کروڑوں انسان ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔......؟ یہ سب کچھ کون کر رہا ہے......؟ کون انہیں طاقت دے رہا ہے ان کی نشوونما کی سامان کون پیدا کر رہا ہے......؟ کیا کبھی آپ نے اس کا جواب تلاش کیا ہے......؟

افسوس ان پر کہ رات کی تاریکی دور ہونے شروع ہوگئی اور قرس آفتاب اُفق مشرق سے بلند ہونے لگی۔ حتیٰ کے مغرب کے سونے والوں نے بھی کروٹ لینی شروع کردی۔ مگر ان نیند کے ماروں کو اب تک ہوش نہیں آیا!

عزیزو! حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے دعویٰ کو اپنی من گھڑت اصولوں سے نہیں بلکہ خدا کے بتائے ہوئے معیاروں پر پرکھوں۔ صداقت کو تعصب کی کالی عینک اتار کر اور سچائی کی پیاسی نظروں سے تلاش کرو۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ آمین۔

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گم نام پاکے شہرہ عالم بنادیا

نظارت اصلاح وارشاد کے مبلغین و معلمین کی اطلاع کیلئے

ماهانہ کارگزاری رپورٹ بھجوانے کا طریق

نظارت اصلاح وارشاد کے مبلغین و معلمین کرام کا ماہانہ رپورٹ بھجوانے کا طریق کار درج ذیل ہوگا:۔

تمام مبلغین اپنی گزشتہ ماہانہ رپورٹ یکم سے پانچ تاریخ تک مرکز میں براہ راست پوسٹ کیا کریں گے البتہ جو مبلغین کرام سرکل انچارج کے تابع ہیں وہ اپنی رپورٹ کی ایک نقل سرکل انچارج کو بھی بھجوائیں گے۔ سرکل انچارج تابع مبلغین کی رپورٹ کا خلاصہ معلمین کی رپورٹوں کے ساتھ مرکز میں نہ بھجوائیں البتہ اپنے علم کے لئے اور مبلغین کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے اپنے پاس ان کی نقول رکھا کریں۔ معلمین کرام اپنی ماہانہ رپورٹ یکم تا پانچ تاریخ تک سرکل انچارج صاحبان کو بھجوا دیا کریں گے اور سرکل انچارج صاحبان جملہ معلمین کرام کی رپورٹوں کا خلاصہ پندرہ تاریخ تک ان کی اصل رپورٹوں کے ساتھ مرکز میں ارسال کردیا کریں گے۔

مساجد اور مراکز نماز کی صفائی

تمام مبلغین و معلمین کرام جہاں جہاں متعین ہیں، وہ مساجد اور مراکز نماز کی صفائی کا خصوصی اہتمام کریں۔ اس تعلق میں ذیلی تنظیموں سے بھی وقار عمل کے ذریعہ خدمت لی جاسکتی ہے۔ سیکرٹریان اصلاح وارشاد بھی اس طرف خصوصی دھیان دیں۔ حال ہی میں حضور انور کا اس تعلق میں خصوصی ارشاد موصول ہوا ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم عبدالسبحان بیگ صاحب آف آسنور کشمیر مورخہ یکم نومبر ۲۰۰۹ء کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند نہایت ملنسار بزرگ تھے۔ اور تمام امور دینیہ پر احسن رنگ میں پابند تھے۔ موصوف نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو کہ سب کے سب شادی شدہ ہیں۔ قارئین بدر سے مرحوم کی بلندیٔ درجات، اعلیٰ علیین میں مقام عطا ہونے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔ (رفیق احمد بیگ اُستاد جامعۃ المبشرین قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۴؍ستمبر ۲۰۰۹ء کو خاکسار کی بھتیجی عزیزہ سیدہ امۃ العزیز بنت مکرم سید صفیٔ باری صاحب ساکن محی الدین پور سونگھڑہ کا نکاح مکرم شمیم احمد صاحب ابن مکرم تبارک احمد صاحب ساکن کیرنگ صوبہ اڑیسہ کے ساتھ مبلغ ۷۰ ہزار ایک صد پچیس روپے حق مہر پر مکرم سید انوار الدین احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے پڑھایا۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے کامیاب و بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ایک صد روپے۔ (سید انصار اللہ مسلم، سیکرٹری اصلاح وارشاد سونگھڑہ)

حفظانِ صحت کے اصول

(ڈاکٹر عبدالماجد طاہر، سہارنپوری)

حفظان صحت Hygiene یونانی زبان کے لفظ Hygea سے بنا ہے جس کا مطلب ہے صحت اور صفائی کی دیوی۔

حفظان صحت سائنس کا وہ شعبہ ہے۔ جس کے تحت ہم صحت مند رہنے اور صحت کو برقرار رکھنے کا مطالعہ کرتے ہیں۔ حفظان صحت کا بنیادی اصول صفائی ہے۔ صفائی چاہے باہری اور ظاہری ہو یا اندرونی۔ صحت کو قائم رکھنے کیلئے ہاتھوں کی صفائی کی بہت اہمیت ہے۔ صرف ہاتھوں کی صفائی سے ہی ہم بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی بیماریوں کو پھلنے سے بھی روک سکتے ہیں۔ انفرادی طور سے باہری اور ظاہری صفائی کیلئے ہم:۔

☆۔ پابندی سے نہاتے ہیں۔☆ دانتوں کی صفائی اور خلال کرتے ہیں ☆ ہاتھوں کی صفائی کرتے ہیں ☆ پیروں کی صفائی اور انگلیوں کا خلال کرتے ہیں ☆ مختلف ماہرین امراض ڈاکٹروں سے ملتے ہیں ☆ رہنے سونے اور بیٹھنے کی جگہ یعنی گھر کو صاف رکھتے ہیں ☆ کام کرنے کی جگہ دفتر وغیرہ کو صاف رکھتے ہیں ☆ کپڑے اور بستر وغیرہ کو صاف رکھتے ہیں۔

غرض یہ کہ اپنے اطراف کے ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ حفظان صحت کے اس اصول یعنی صفائی پر مذہب اسلام نے بھی شدید اور تاکیدی حکم دیا ہے۔ نہانے کے طریقے بتلائے ہیں (نماز) صلوٰۃ سے قبل وضو کرنا سکھایا ہے اور ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس محمد ﷺ نے تو پاکیزگی کو نصف ایمان کہا ہے۔ یعنی پاک صاف رہ کر ہمارا شمار عبادت میں ہوتا ہے اور ہم ثواب میں داخل رہتے ہیں۔ حفظان صحت کے اس اصول یعنی صفائی کے لئے ہم صابن، شیمپو، برش، پیسٹ، Ear Buds, Cotton Swab، کریم، لوشن، مرہم اور تشو پیپر وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔

اندرونی صفائی: اندرونی صفائی کیلئے کھانے کو پکانے، آلودہ اور زہریلا ہونے سے بچانے نیز بیماریوں کے خطرے کو کم کرنے وغیرہ کا بندوبست کرتے ہیں۔ خوراک یا غذا کو ذخیرہ کرنے، پروسنے اور کھانے کی طرف دھیان دیتے ہیں۔ کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ نمی والی جگہ اور خوراک پر جراثیم بہت تیزی سے پھیلتے اور پھولتے ہیں۔ اور سیکنڈوں میں یہ اپنی آبادی کو تیزی سے بڑھا کر خوراک کو زہریلا اور آلودہ کر دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے آلودہ کھانے کو کھانے سے اندرونی صفائی متاثر ہوگی اور آدمی بیمار پڑ جائے گا۔ ان آنکھ سے دکھائی نہ دینے والی ننھی مخلوق یعنی جراثیم کو خلیفہ رابعہؒ نے بھی اپنے ترجمۃ القرآن میں 'جن'' یعنی چھپا ہوا کہا ہے۔ یہ جراثیم اپنے اندر ایک بہت بڑی طاقت رکھتے ہیں۔ اور بیماریوں کو ایک سے دوسرے آدمی میں منتقل کرنے کا کام کرتے رہتے ہیں۔ یہ ہمارے ماحول میں ہر جگہ موجود رہتے ہیں یعنی اگر ہم کہیں کہ ہم جراثیم اور بیماریوں کے سمندر میں رہتے ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اب یہ بھی جاننا ہوگا کہ یہ جراثیم بیماریاں کیسے پھیلاتے ہیں......۔

مہین قطرات سے: مثلاً کھانسنے چھینکنے اور تھوکنے سے۔ جب ہم کھانستے یا چھینکتے ہیں تو لاکھوں ننھے قطرے ہوا میں چھوڑتے ہیں۔ یہ قطرے جراثیم سے پر ہوتے ہیں اور ہوا میں تیرتے رہتے ہیں۔ اور سانس یا کھانے پینے کے ذریعہ دوسرے لوگوں میں داخل ہوتے رہتے ہیں اور انہیں بیمار کر دیتے ہیں World Health Organisation عالمی صحت تنظیم کا بھی یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ تپ دق یعنی T.B کے پھیلنے کی واحد وجہ ہوا میں تیرتی ننھی بوندیں ہی ہیں۔

بالواسطہ بیمار آدمی کو چھونے سے، بلاواسطہ آلودہ سطح کو چھونے سے بھی جراثیم بیماریاں پھیلاتے ہیں۔ مثلاً میز۔ کرسی۔ ڈیسک۔ ہسپتالوں کے زینے کی ریلنگ دروازوں کے ہنڈی وغیرہ۔

ہوا اور پانی:۔ ہوا اور پانی کے ذریعہ بھی جراثیم پھیلتے ہیں۔ زیادہ تر بیماریاں پانی کی آلودگی سے پیدا ہوتی ہیں۔ کھانا تیار کرنے والی جگہ اور سازو سامان سے۔ موبائل فون کے Key board اور Mouth piece سے۔ جانوروں اور کیڑے مکوڑوں سے۔ مکانوں میں رہنے والی مستقل نمی سے۔

مندرجہ بالا وجوہات سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم:۔ کھانستے اور چھینکتے وقت منہ پر کپڑا ضرور رکھیں اور دوسروں کو بھی تلقین کریں اور خاص خیال رکھیں جب کہ بچہ گود میں ہو۔ سبزی یا گوشت کاٹنے والے کٹنگ بورڈ کو استعمال سے پہلے اور بعد میں ضرور دھوئیں۔ باورچی خانہ۔ برتن اور فرنیچر وغیرہ صاف کرنے والا سپنج یا کپڑا الگ الگ رکھیں اور ہفتہ گذرنے پر ضرور تبدیل کرلیں۔ پانی صاف ہونے کا اطمینان ہوجائے تو پئیں۔ نیز وقتاً فوقتاً شعبہ صحت سے جانچ کرالیا کریں۔ جانوروں اور کیڑے مکوڑوں سے محفوظ رہنے کا بندوست کریں۔ ایک ہفتہ میں ایک بار موبائل فون کا کی بورڈ اور ماؤتھ پیس ضرور صاف کرلیا کریں۔ مکانوں کو نمی سے بچانے کیلئے اپنی گنجائش کے مطابق ہوا کے گذر اور روشنی کا مناسب بندوست کریں۔ کوڑے دان جراثیم کے پھلنے اور پھولنے کی بہترین جگہ ہوتے ہیں۔ ان کو بھی جراثیم کش لوشن سے ضرور صاف کریں۔ الگ الگ کھانے ایک ہی برتن میں نہ بنائیں۔ فاضل خوراک کو مناسب طریقہ پر ذخیرہ کریں۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئیں۔ کھانے کے سامان کو چھونے سے پہلے ہاتھ دھوئیں۔ کچے کھانوں مثلاً سبزی گوشت وغیرہ کو چھونے کے بعد بھی ہاتھ دھوئیں۔ باتھ روم استعمال کرنے کے بعد ضرور ہاتھ دھوئیں۔

آپ دیکھ چکے ہیں کہ حفظان صحت کے اصول میں ہاتھوں کی صفائی کی بہت اہمیت ہے۔ لہٰذا ہاتھوں کو دھونے کیلئے عام نہانے کے صابن اور صاف پانی سے ۱۵ سیکنڈ تک دھوئیں۔

اب سوال یہ ہے کہ جب ہم بیماریوں اور جراثیم کے سمندر میں رہتے ہیں تو کچھ لوگ ہی کیوں بیمار پڑتے ہیں، سارے لوگ کیوں بیمار نہیں پڑتے......؟ اس کا جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تیار کردہ دفاعی نظام یعنی قوت مدافعت۔ قوت مدافعت ہر آدمی میں الگ الگ ہوتی ہے۔

باہری طور پر جسم کے وہ حصے جہاں سے جراثیم جسم کے اندر داخل ہوسکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انتہائی حساس۔ اور چکنے بنائے ہیں جیسے منہ کے اندر لعاب پیدا کیا جو کہ جراثیم کش ہوتا ہے۔ نیز کھانے کو نرم اور ملائم بناتا ہے۔ لہٰذا نوالہ چھوٹا کھائیں اور خوب چبا کر کھائیں یہ اندازہ کرلیں کہ لعاب پوری طرح کھانے میں مل گیا ہے۔ ناک میں دھول مٹی کو چھاننے کیلئے بال پیدا کئے۔ اگر نقصان دہ جراثیم بالوں سے گذر جائیں تو پیچھے کی طرف ناک کی نرم اور چپچپی ہڈی میں چپک جاتے ہیں۔ نتیجہ خودکار طریقے سے گدگدی اور ایک دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ اور چھینک آتی ہے جس کے ذریعہ یہ پریشر سے باہر پھینک دئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کان کے اندر ایک چپچپا اور تیز ابی مادہ موم پیدا کیا ہے۔ اس کا چپچپا پن دھول کو پکڑتا ہے اور تیزابی ہونا جراثیم کو مارتا ہے۔

ان سب روکاوٹوں کے باوجود بھی کوئی نقصان پہنچانے والا جرثومہ اگر جسم کے اندر داخل ہوتا ہے تو ہمارا جسم خودکار طریقے سے فوراً مخالف فوج یعنی Anti Bodies تیار کرتا ہے اور جرثومہ کو نگل لیتا ہے۔ جس سے آدمی بیمار نہیں پڑتا۔ جسم تب ہی بیمار پڑتا ہے جب کہ جرثومہ داخل ہونے پر مخالف فوج تیار نہ ہو یا قوت مدافعت کم ہو اور یا یہ جرثومہ جسم میں پہلی بار داخل ہوا ہو۔ ٹھیک بالکل اسی طرح جیسے کوئی ملک کی فوج دوسرے ملک پر کسی جدید ہتھیار سے حملہ کرے یعنی حملہ کی زد میں آنے والے ملک کے پاس اس ہتھیار کا خاطر خواہ جواب دینے کیلئے اس جیسا ہتھیار موجود نہ ہو۔ مثلاً جیسے میزائل کیلئے اینٹی میزائل ہوتا ہے۔

یہ قوت مدافعت گود کے بچوں۔ ضعیفوں اور شوگر کے مریضوں میں بہت کم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں اور بوڑھوں کو ہسپتال میں بلاضرورت جانے کی ممانعت ہوتی ہے۔ اور خاص طور سے ٹی بی سینیٹوریم میں۔ سارس۔ برڈ فلو۔ ایڈز اور سوائین فلو کے وائرس ہمارے جسم کے لئے بالکل نئے ہتھیار ہیں۔ ان سے مقابلے کیلئے ہمارے جسم میں اینٹی باڈیز نہ ہونے کی وجہ سے ہم ان بیماریوں کی زد میں جلد آجاتے ہیں۔ قوت مدافعت کو بڑھانے کیلئے مدافعتی ٹیکوں کے ساتھ متوازن غذا اور پابندی سے کسرت کریں یا کم از کم ۴۵ منٹ سے ۶۰ منٹ اور ہفتہ میں پانچ دن روزانہ تیز لپک کر چلیں۔

ضرورت سے زیادہ صفائی:۔ صفائی اگر ضرورت سے زیادہ ہے تو بھی نقصان کا باعث ہے۔ مثلاً کان کو ہی لیں تندرست کانکو صفائی کی بالکل ضرورت نہیں پھر بھی لوگ نہانے کے بعد Ear Bud سے کام صاف کرنے کی غلط کوشش کرتے ہیں۔ کان جسم کا ایک انتہائی حساس عضو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو صاف کرنے کا ایک خودکار نظام بنایا ہوا ہے۔ مثلاً ہمارے بولنے کے عمل اور کھانے کو چبانے کے عمل سے کان کے اندر کی گندگی موم کے ساتھ باہر کی طرف سرکتی رہتی ہے لیکن Ear Bud کے استعمال سے یہ گندگی الٹا کان میں اندر کی طرف دھکیل دی جاتی ہے۔ Ear Bud پر لگے مادے کو دیکھ کر بھلے ہی ہم مطمئن ہوں کہ صفائی ہوگئی، مگر کان کی صفائی میں ہم روک بن رہے ہوتے ہیں۔ ایک تو دانشتہ کان کا موم ہٹا کر کان کو صاف کرنے والے مادے کو کم کرتے ہیں دوسرے جہاں تک کان کا موم صاف ہوا ہے وہاں تک کے حصہ کو غیر محفوظ کرتے ہیں یعنی کان داد۔ خارش۔ دھول مٹی اور جراثیم کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ اگر کان میں کوئی شکایت ہے تو صرف ماہر امراض کان سے ہی مشورہ لیں از خود کوئی کوشش نہ کی جائے تو بہتر ہے۔

دوسرے ہماری جلد جس پر ایک قدرتی چکنی تہہ ہوتی ہے جو کہ جلد کی حفاظت کرتی ہے اور اسے سوکھنے سے بچاتی ہے۔ طرح طرح کے اشتہاری صابن۔ کریم اور لوشن سے یہ چکنی تہہ برباد ہوجاتی ہے نتیجۃً جلد کھردری اور غیر محفوظ ہوجاتی ہے اور قبل از عمر شل۔ داد، جھریاں وغیرہ کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ نیز قدرتی چمک بھی غارت ہوجاتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ صابن کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔ میڈیکیٹڈ یا اینٹی سپٹک صابن کو بالکل استعمال نہ کریں صرف عام نہانے کا صابن ہی ضرورت کے وقت استعمال کریں۔

☆☆☆☆☆☆

الیس اللہ بکاف عبدہ

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

تحریک جدید کا جہادِ کبیر اور سالِ نو

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ امام جماعتِ احمدیہ کو ۱۹۳۴ء میں جماعت کی مخالفتوں کے طوفان کے موقع پر جو بابرکت منصوبہ القاء فرمایا اُسے حضور نے جہادِ کبیر کا نام دیا۔فرمایا:

''تحریک جدید کا جہادِ کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا''۔

اِس جہاد کبیر کا ایک حصہ یہ ہے کہ ہم صحابہ کی طرح سادہ زندگی گزاریں۔فضول خرچیوں سے بچیں اور بدرسومات ترک کردیں۔اس طرح کی زندگی گذارنے میں اصل مقصد خدا کی خوشنودی ہو تو کوئی دوست،رشتہ دار اس میں حائل نہیں ہوسکتا۔رسومات ترک کرتے وقت کسی کی طعن و تشنیع یا ملامت ہم پر قطعًا اثر انداز نہیں ہوسکتی۔بہرحال ہم اپنی پوری کوشش اس میں صرف کریں گے تو اخلاص کا تقاضہ پورا ہوگا۔

اس جہاد کبیر کا ایک حصہ مالی جہاد کا ہے،اخلاص کا تقاضہ ہے کہ ہم دکھاوے کیلئے نہیں بلکہ محض للہ قربانی پیش کریں اور ایسی قربانی پیش کریں جو ہماری استطاعت سے کم نہ ہو۔اگر ایسی قربانی کرنے سے ہماری کوئی ضروریات ملتوی ہوتی ہوں تو ہم اس کی قطعاً پرواہ نہ کریں۔دین کو بہرحال ہم دُنیا پر مقدم رکھیں گے۔اخلاص میں اطاعت کا پہلو ایک احمدی کو مکلّف کرتا ہے کہ مالی قربانی کے سلسلہ میں جو معیار ہمارے محبوب خلفاء اور مشاورت کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں اُن کے مطابق قربانی پیش کی جائے۔اس قسم کی قربانی خلوصِ نیت کی مظہر ہوگی۔اور اسی قسم کی قربانی اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرسکے گی جس کا ذکر ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحریک جدید کو ایک جہادِ کبیر قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

پس اے احمدی بھائیو اور بہنو اور بچو!تحریک جدید کی قربانی،آپ کو خدا کا قرب عطا کرنے کیلئے مقرر کی گئی ہے۔بشرطیکہ اُس کے مقررہ قواعد کے مطابق قربانی پیش کی جائے۔اپنے محبوب امام کی آواز پر غور کرو۔فرمایا:۔

''اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو!تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں،اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔خدا تعالیٰ اور اسلام کیلئے کہہ رہا ہوں۔محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کہہ رہا ہوں۔تم آگے بڑھو اور اپنا تن من دھن خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کردو''۔

پس خلیفہ وقت کے ہر ارشاد پر والہانہ لبیک کہنا مخلصین جماعت احمدیہ کا ہمیشہ سے طرہ امتیاز رہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جس طرح ماہ رمضان المبارک کے اختتام پر ہر روزہ دار کی نگاہ آسمان کی بلندیوں میں ہلال عید کی متلاشی ہوتی ہے اسی طرح تحریک جدید کا سال ختم ہوتے ہی شمع احمدیت کا ہر پروانہ اپنے محبوب اور پیارے آقا کی زبان مبارک سے تحریکِ جدید کے سال نو کا ولولہ انگیز اعلان سننے کیلئے ہر لحہ تیار رہتا ہے۔اور جیسے ہی یہ آواز اُس تک پہنچ جاتی ہے مومنانہ روحِ مسابقت کے تحت حسبِ حالات پہلے سے نمایاں اضافہ کے ساتھ نئے وعدے پیش کرنے کی ایک دوڑ شروع ہوجاتی ہے۔اطاعت اور فرمانبرداری کا یہ روح پرور عمل مظاہرہ آج صرف افراد جماعت احمدیہ کے اور کہیں دکھائی نہیں دیتا۔پس اسی پس منظر میں آپ کو اطلاع دی جارہی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال ۲۰۰۹-۲۰۱۰ء کے لئے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو تحریک جدید کے وعدہ جات اور وصولیوں کا جو ٹارگیٹ عطا فرمایا ہے وہ ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے (1,25,00000/-) کا ہے۔سابقہ بجٹ سے گویا 67% اضافہ ہے۔

اس کے پیش نظر ہمیں اپنے وعدہ جات پر نظر ثانی کرنی ہے اور خوشی سے اس اضافہ کو اپنے وعدہ جات بڑھا کر پورا کرنا ہے۔اس پر عمل کرنے سے یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمتیں حاصل ہوں گی۔انشاء اللہ۔

تمام امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے سیکرٹریانِ تحریک جدید کو اس تعلق میں ہدایت فرما کر ممنون فرمائیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ٹارگیٹ کو پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔آمین۔

(بشارت احمد حیدر۔قائمقام وکیل المال تحریک جدید قادیان)

ریلوے ریزرویشن برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں فوری ارسال کردیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل ذیل رقم بھجوادیں۔یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ۶۰ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station.........to ....Dated...........Class........Seat/Berth.......

Train No..........Train Name.............Male/Female....... Age............

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپ کیلئے خیر و برکت کا موجب ہو۔آمین۔

ضروری نوٹ:اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن سسٹم کے تحت واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے اس سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۹ء)

اللہ تعالیٰ کے بندے اپنے مال کو اس کی راہ میں صَرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کرلیتے ہیں،ان کے ساتھ وہ رافت اور محبت کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے''والله رؤف بالعباد''یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے،اللہ تعالیٰ کی ہی راہ میں وقف کردیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا،اپنے مال کو اس راہ میں صَرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں،مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنالیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے۔تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔''

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۳)

ہمارا فرض

''ہمیں خدا نے غلبہ اسلام کیلئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ساری طاقت کے مطابق اس بارہ میں ہر ممکن کوشش کریں۔اور قربانی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ضرورت کے لحاظ سے ہماری کوشش میں جو کمی رہ جائے گی وہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پوری کردے گا...... ہماری روحانی آنکھ حالات کے افق پر غلبہ اسلام کے آثار دیکھ رہی ہے۔لیکن اس کیلئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی،اپنے اموال اور اوقات کو قربان کرنا ہوگا۔

(پیغام جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء از حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ)

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ہم سب کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر کردہ معیار کے مطابق مالی قربانیاں پیش کررہے ہیں......؟

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ رواں مالی سال کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں ہمیں اس بات کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ہم لازمی چندہ جات میں باقاعدہ ہیں کہ نہیں۔اسلئے کہ وقت پر کی گئی مالی قربانی کی اہمیت بہرحال زیادہ ہے۔اور خدا تعالیٰ کے یہاں بھی ہم مقبولیت اور اجر عظیم کے وارث بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء مبارک کے مطابق مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ضروی اعلان

لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے شائع کردہ کتاب''اُم سُلیم رضی اللہ عنہا''کے ٹائیٹل پیج پر غلطی سے اُمّ المومنئین لکھا گیا ہے۔جن احباب و مستورات نے یہ کتاب خریدی ہے اُن سے درخواست ہے کہ یہ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت میں واپس دیکر دوسری کتاب حاصل کرلیں کیونکہ اس کا ٹائیٹل پیج تبدیل کروایا جانا ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (بشریٰ پاشا۔صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

مضامین،رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

badrqadian@rediffmail.com

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

ملکی رپورٹیں

جامعۃ المبشرین قادیان میں تعلیم القرآن سیمینار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے انتظامیہ جامعۃ المبشرین کے تحت مورخہ ۲۴ ستمبر ۲۰۰۹ بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم مولانا وحید الدین صاحب شمس قائم مقام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان پہلے تعلیم القرآن سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔عزیز نقیب الامین کی تلاوت کے بعد عزیز شریف احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام'' جمال وحسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے'' پڑھ کرسنایا۔اس کے بعد رشید احمد خان نے بعنوان'' نزول وتدوین قرآن کریم'' تقریر کی جس میں عزیز نے مفصل رنگ میں اس بات کا ذکر کیا کہ قرآن کریم کا نزول کیسے ہوا اور اس کو کیسے یاد کیا گیا۔

دوسری تقریر عزیز مذکر یاسین نے بعنوان'' قرآن مجید کی اہمیت وبرکات'' کی۔عزیز نے اپنی تقریر میں بتایا کہ تمام کتب میں سے صرف قرآن کریم کو ہی کلام اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔عزیز محمد اعظم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام'' نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا'' ترنم سے پڑھ کرسنایا۔بعدہ،عزیزم مشتاق احمد نے بعنوان'' حفاظت قرآن کریم''عزیز محمد فاروق نے بعنوان'' قرآن کریم کا مقام بمقابلہ دیگر الہامی کتب'' تقریر کی۔

خاکسار نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔آخر پر محترم صدر اجلاس نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج کے دور میں صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کی تعلیم قابل عمل ہے۔اور دنیا کے مختلف مذاہب طوعاً وکرہاً اس تعلیم پر عمل کرنے کیلئے مجبور ہیں اور عمل کر رہے ہیں۔دنیا کے ہر مسئلہ کا حل قرآن مجید میں درج ہے۔خطاب کے آخر میں طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بڑی توجہ اور گہرائی سے قرآن مجید کا مطالعہ کریں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔آخر میں محترم صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔

سائیکل ریس جامعۃ المبشرین قادیان

مورخہ ۱۳ نومبر ۲۰۰۹ بعد نماز فجر سالانہ ورزشی مقابلہ انتظامیہ کی جانب سے طلباء جامعۃ المبشرین کے مابین ۱۵ کلو میٹر فاصلے کا مقابلہ (سائیکل ریس) کروایا گیا۔جس میں ۳۲ طلباء نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔خاکسار نے احاطہ جامعہ سے زریں نصائح اور دُعا کے بعد ہری جھنڈی دکھائی۔طلباء سائیکلوں پر سوار ہوکر بڑے وقار اور مہذبانہ رنگ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے جامعۃ المبشرین سے ہرچوال روڈ ہوتے ہوئے نہر ہرچوال کے کنارے گاؤں تغلوال اور وہاں سے گاؤں ٹنڈوری سے ہوتے ہوئے (چھوٹی نہر) کے کنارے کچے راستے سے گزرتے ہوئے یہ ریس مکمل کی۔اس ریس میں عزیزم کے اے ناصر احمد نے اوّل اور عزیزم امانت علی نے دوئم اور شریف احمد نے سوئم پوزیشن حاصل کی۔اس موقع پر چھ اساتذہ کرام طلباء کے ہمراہ نگرانی کرتے رہے۔

(پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

لجنہ اماء اللہ بنگال وآسام کی مساعی

اللہ کے فضل سے امسال پہلی بار تین اضلاع کی صدر لجنہ کا ۴/۵ جولائی ۲۰۰۹ کو دو دن کا ریفریشر کورس کروایا گیا جس میں ۱۹ مجالس کی صدر لجنہ شامل ہوئیں۔اس میں صدر صاحبان لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بہتر پیدا کرنے اور بروقت رپورٹ بھجوانے کی تلقین کی گئی۔آخر پر ریفریشر کورس سکھانے کا جائزہ لیا گیا۔دوران سال ۵۳۶ ممبرات لجنہ وناصرات نے قاعدہ یسرنا القرآن مکمل کیا جبکہ ۱۶۷ ناصرات اور ۱۷۶ ممبرات لجنہ نے قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کیا اور ۷۵ جگہوں میں تقریب آمین اور بسم اللہ منعقد کی گئی۔الحمد للہ دوران سال ۲۳۲ ناصرات اور ۳۴۵ لجنات نے سادہ نماز سیکھ لیا اور ۸ ناصرات اور ۱۰۸ لجنات نے باترجمہ نماز سیکھا۔اسی طرح ۱۱۶ لجنات نے دوران سال سورۃ بقرہ کی ۱۷ ابتدائی آیات حفظ کرلی ہیں۔دوران سال ۹۵ مجالس میں باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ تربیتی اجلاسات ہوئے ۱۰۲ مجالس میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اور ۹۶ مجالس میں جلسہ یوم مسیح موعود اور ۹۹ مجالس میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ اور ۷۵ مجالس میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کو لگاتار بک فیئر میں تقریباً ۳ سال سے مسلسل اپنی کتابوں کا اسٹال لگانے کا موقع مل رہا ہے جس میں کلکتہ کی لجنہ ہر سال باقاعدگی سے ڈیوٹی دیتی ہیں۔اسٹال میں آنے والی مستورات کو لجنہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچاتی ہیں۔امسال بھی لجنہ وناصرات نے پیغام کے علاوہ ہزار سے زائد تبلیغی فولڈر اور ہینڈ بل مسلم وغیر مسلم میں تقسیم کیا۔اسی طرح کلکتہ میں یوم تبلیغ کے موقع پر ناصرات نے مسجد کے باہر گیٹ پر آنے جانے والوں میں تبلیغی فولڈر اور ہینڈل تقسیم کئے۔

اجتماعات و اجلاسات: دوران سال کولکتہ مجلس کو اپنا لوکل اجتماع کروانے کا موقعہ ملا۔علاوہ ازیں بنگال وآسام میں ۹۵ مجالس میں باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ تربیتی اجلاسات ہوتے رہے۔۱۰۳ مجالس میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ ۹۷ مجالس میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ،اور ۱۰۰ مجالس میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ ۶۷ مجالس میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کے موقع پر کلکتہ کی لجنہ نے مسلم وغیر مسلم مستورات کو مدعو کیا۔

اس پروگرام کی خبر مقامی اخبار مشرق اور راشٹریہ سہارا میں شائع ہوئی۔

شعبہ خدمت خلق: امسال بنگال کے ضلع چوبیس پرگنہ میں عائلا سمندری طوفان آیا تھا جس نے کافی نقصان پہنچایا تھا۔اس موقع پر بھی لجنہ اماء اللہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق بڑھ چڑھ کر کام کیا ان جگہوں کا دورہ بھی کیا اور غریب اور بے سہارا لوگوں کی نقدی کپڑوں اور اناج کے ذریعہ امداد کی گئی۔

صوبائی طور پر ہمارا ہومیو پیتھک کلینک پورے سال بیماروں کا علاج کرتا رہا،سوائن فلو کی ادویات بھی دی گئیں۔نائب صدر لجنہ اماء اللہ آسام محترمہ ریحانہ پروین صاحبہ اور محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ نے اپنے خاوندوں کے ہمراہ موٹر سائیکل کے ذریعہ چھ یوم کا دورہ کیا۔جس میں آٹھ دیہاتی مجالس میں جا کر تربیتی اجلاس کروائے گئے یہ سفر ۴۷۵ کلو میٹر کا تھا۔Kelety جماعت ایک نئی جماعت ہے یہاں ۳۵ گھر احمدیوں کے ہیں باقی سارے غیر مسلم ہیں۔شروع میں بڑی مخالفت بھی ہوئی تھی۔یہاں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کیا گیا۔اس موقع پر ناصرات و لجنات میں حضور ﷺ کے متعلق Quiz کا پروگرام رکھا گیا تھا۔اوّل/دوم/سوم آنے والی بچیوں اور لجنات میں انعام دیئے گئے۔ (بشریٰ سحر۔جنرل سیکرٹری بنگال/آسام)

اعلان ولادت و درخواست دُعا

☆......اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری استاذ جامعہ احمدیہ قادیان کو مورخہ ۵/نومبر ۲۰۰۹ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام جاذب احمد تجویز فرمایا ہے نومولود وقف نو میں شامل ہے۔عزیز مکرم شیخ عبد المومن صاحب بنگالی مرحوم قادیان کا پوتا اور مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد وایڈیٹر بدر کا نواسہ ہے۔اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین۔ادارہ بدر اس خوشی کے موقع پر مکرم منیر احمد صاحب خادم کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ (ادارہ)

☆......اللہ تعالیٰ نے عزیزم ایمن فضل عودہ حال مقیم بیگ (ہالینڈ) کو مورخہ ۳/نومبر ۲۰۰۹ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔نومولودہ کا نام تسنیم رکھا گیا ہے۔یہ مکرم فضل یونس عودہ صاحب ساکن کبابیر حیفا کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے عزیزہ کے نیک صالح،خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں درخواست دُعا ہے۔ (محمد حمید کوثر۔پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

درخواست ہائے دُعا

☆......مکرم محمد یوسف صاحب بٹ ولد مکرم ولی محمد صاحب بٹ آف رشی نگر کشمیر اپنی اور اہل وعیال کی صحت و تندرستی اور کاروبار میں برکت کیلئے نیز بہن بھائیوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے قارئین بدر سے عاجزانہ درخواست دُعا کرتے ہیں۔(اعانت بدر ۲۰۰ روپے)

☆......مکرم محمد اشرف صاحب بٹ رشی نگر کشمیر سے اپنے بیٹے کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دُعا کرتے ہیں جو پیدائشی کمزور ہے اور چلنے پھرنے سے معزور ہے۔اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔نیز والدین کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے قارئین بدر سے عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

☆......مکرم عبد الخالق صاحب گنائی ولد مکرم خضر محمد گنائی مرحوم آف رشی نگر کا ایکسیڈنٹ مورخہ یکم اکتوبر کو پیش آیا۔سر میں چوٹ آئی ہے کامل شفایابی کیلئے قارئین بدر سے عاجزانہ درخواست ہے۔(اعانت بدر ۱۰۰ روپے)

☆......مندرجہ ذیل احباب جماعت اعانت بدر ادا کرتے ہوئے دینی و دنیاوی ترقی کیلئے صحت وتندرستی اور کاروبار میں ترقی کیلئے نیز فلاح دارین کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو اپنے فضل سے اپنے نیک مقاصد میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب احمدی آف یاری پورہ کشمیر مکرم مبارک احمد صاحب گنائی رلی ریشی نگر۔مکرم محمد رفیق صاحب ٹیلر رشی نگر۔مکرم بشیر احمد صاحب گنائی رشی نگر۔مکرم محمد سبحان صاحب گنائی۔مکرم محمد الیاس صاحب بٹ رشی نگر۔

(مبارک احمد صاحب بٹ ایم اے۔انسپکٹر ہفت روزہ بدر قادیان)

ضروری اعلان

ایسے احباب جنہوں نے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی میں مالی قربانی پیش کی ہے اور جن کو تا حال نظارت بیت المال آمد قادیان کی طرف سے سرٹیفکیٹ (سند) موصول نہیں ہوئے ہیں۔ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ نظارت بیت المال آمد قادیان سے اپنے مکمل پتہ کے ساتھ رابطہ قائم کریں تا کہ ان کو سرٹیفکیٹ ارسال کئے جاسکیں۔بعض مبلغین ومعلمین کرام کو ان کے پتہ جات نہ ہونے کی وجہ سے سرٹیفکیٹ ارسال نہیں کئے جاسکتے۔جملہ مبلغین ومعلمین کرام اور اسی طرح صدر صاحبان اس سلسلہ میں دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں

آپ کے خطوط آپ کی رائے:

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر بدر کا خصوصی نمبر

سب سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور شکر بجالاتے ہیں کہ دنیا کے فرزندانِ احمدیت نے اپنی زندگیوں میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا جشن حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کی بابرکت قیادت میں منایا۔ الحمد جس کے زمین اور آسمان گواہ ہیں اور ایم ٹی اے نے جہاں ساری دنیا کو یہ نظارہ دکھلا دیا وہاں ۱۹۳ ممالک میں بسنے والے احمدی افراد کے ازدیاد ایمان کا بھی باعث بنا اور دشمنان احمدیت نے اتنی بڑی کامیابی دیکھ کر بھی حسد اور تعصب کا ثبوت دیا۔ اے جماعت احمدیہ سے تعصب رکھنے والو! ذرا ٹھنڈے دل سے جماعت احمدیہ کے کاموں کی نظر دوڑاؤ! یہ زمانہ واذاالصحف نشرت کا زمانہ ہے۔ پریس میڈیا ساری دنیا کے اخبارات میں صد سالہ خلافت احمدیہ کے جشن تشکر پر مضامین لکھے گئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرنے والو ذرا اپنی آنکھیں کھولو دیکھو وقت کا امام آیا اور اب اس کی پانچویں خلافت چل رہی ہے۔

دنیا کے جن ممالک میں احمدی آباد ہیں سب نے ایک نرالی شان سے خدا کے شکرانے کیلئے جشن تشکر منایا وہیں اپنے اپنے طور پر خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مختلف ادارہ جات اور رسائل اور اخبارات نے خوصی شمارے بنام ” خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر شائع کئے ہیں۔ ادارہ بدر نے بھی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر احسن رنگ میں پیش کیا ہے۔ اس پر ادارہ اور اس کے معاونین کو دِلی مبارک باد۔ اس خصوصی نمبر کیلئے جن بزرگان اور بھائیوں نے مضامین لکھے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا عطا کرے۔ کاش! ہمارے مسلمان بھائی اسے غور سے پڑھ کر حق کو پہچان لیں اور خلافت احمدیہ کے زیر سایہ آکر امن و عافیت کے حصار میں داخل ہو جائیں۔

۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کا خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جشن اور اپنے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کا مقدس عہد وفائے خلافت ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا گیا۔ یہ ایک نظارہ ہی احمدیت کی سچائی کی کافی دلیل ہے۔ جہاں یہ پیارا مقدس عہد خصوصی اخبار بدر کے سرورق پر درج ہے اسی کے ساتھ فرزندان احمدیت کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر بھی اس اخبار کی زینت ہے۔

دنیا گواہ ہے کہ ہمارا پیارا امام خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام اکناف عالم میں پہنچانے میں کامیاب ہوگیا اور حضور کی بابرکت قیادت میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر بابرکت جشن دعاؤں اور اللہ کے شکر کے جذبات کے ساتھ ہم سب نے منایا۔ اے قافلہ سالار اسلام! اے دعائے احمد علیہ السلام آپ کو بھی بہت بہت مبارک! احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ اب یدخلون فی دین اللہ افواجًا کا نظارہ تیزی کے ساتھ بڑھتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ پیارے آقا کا بھارت کے سفر پر آنا اور کامیابی سے اُن مقامات کا دورہ کرنا جہاں کبھی بھی کوئی خلیفہ وقت نہیں پہنچے تھے۔ اس کے متعلق اداریہ ” راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو“ اس میں حضرت اقدس علیہ السلام کی تذکرہ میں درج رؤیا کا بڑی شان سے پورا ہونا ہم سب کے ازدیاد ایمان کا موجب ہے۔ اخبار بدر کا یہ خصوصی نمبر جہاں احمدی احباب کے ازدیاد علم و ایمان کا باعث ہے وہاں اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ غیر از جماعت احباب کے دلوں کو بھی کھولے تا کہ وہ اس خصوصی نمبر کو پڑھ کر خلافت کی برکات اور اس کے ذریعہ اسلام احمدیت کی عالمگیر ترقیات کا مشاہدہ کریں۔ اور سعید روحیں احمدیت کی آغوش میں داخل ہوں۔ (آمین) (دلاور خان قادیان)

حالات حاضرہ

پاکستان میں ذہنی مریضوں کی تعداد میں اضافہ

پاکستان کے قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد میں دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات نے جہاں معیشت کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے وہیں اس کی وجہ سے عوام بھی بڑی تعداد میں ذہنی امراض میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ گھر بار چھوڑنے اور انجانے شہر میں منتقل ہونے والوں کو قبائلی اور صوبہ سرحد کی مخصوص روایات کی وجہ سے معاشی مشکلات کے ساتھ ساتھ معاشرتی مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ قبائلی روایات کے تحت خواتین کو گھروں سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن جب انہیں انجانے شہر میں رہنا پڑا تو انہیں علاقہ چھوڑنے اور عدم تحفظ کی وجہ سے شدید ذہنی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری جانب قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد میں خودکش حملوں اور دھماکوں نے بھی عام لوگوں کا سکھ چین تباہ کر دیا ہے۔ ایسے میں بعض افراد تو ماہرین نفسیات سے رابطہ کرتے ہیں جب کہ اکثریت از خود خواب آور ادویات استعمال کرنے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس دوائی کی مانگ میں لگاتار اضافہ ہو رہا ہے۔

دہشت گردی کے زد میں آنے والے پاکستان کے قبائلی اور سرحدی علاقوں کے عوام کو پہلے اپنے کاروبار اور ملازمت کی فکر لاحق تھی جبکہ اب دھماکوں او خودکش حملوں میں اضافہ نے انہیں بچوں کی زندگی اور دھماکوں کی زد میں آنے کے خوف میں بھی گھیر لیا ہے۔ ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ ہمارے پاس آنے والے لوگ زندگی سے بے زار دکھائی دیتے ہیں۔ ان پر اب تجویز کردہ ادویات کا بھی اثر نہیں ہوتا۔ انہیں بہتر ماحول فراہم کرنا ہی انکا علاج ہے۔ دریں اثنا وزیرستان سے نقل مکانی کا سلسلہ بدستور جاری ہے اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق اب تک تقریباً نقل مکانی کرنے والے ۲۳ ہزار سے زائد خاندانوں کا اندراج کیا جا چکا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ انقلاب ممبئی ۱۱ نومبر ۲۰۰۹ء)

امریکہ میں سمندری طوفان ایدا سے تباہی

خلیج میکسکو میں آئے سمندری طوفان ایدا نے زبردست تباہی مچائی ہے۔ سیلاب اور تودوں کے گرنے سے ال سیلواڈور میں ۱۲۵ سے زیادہ افراد مارے جا چکے ہیں۔ امریکی محکمہ موسمیات کے مطابق کئی دنوں سے ہونے والی بارش کی وجہ سے چٹانے گرنے کے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ سین سیلواڈور سے تقریباً ۳۰ میل (۵۰) کلومیٹر دور ۳۰۰۰ ہزار افراد پر مشتمل علاقے میں کئی گھر اور کاریں ملبے کے نیچے دب گئی ہیں۔ اس طوفان نے خاص طور پر ان علاقوں میں تباہی مچائی ہے جہاں تیل اور قدرتی گیس کے اہم ذخائر ہیں۔ ایدا کی وجہ سے کئی ندیوں کے باندھ ٹوٹ گئے۔ بارش کی وجہ سے مکانات منہدم ہوگئے اور ساحلی علاقے ملک کے بقیہ حصے سے کٹ گئے ہیں۔

ہندوستان اسرائیل سے ایک ارب ۱۰ کروڑ روپے کے میزائل خریدے گا

کبھی فلسطینی مفاد کا حامی رہنے والا ہندوستان اب اسرائیل کے ساتھ اپنے روابط مضبوط کر رہا ہے۔ اسی ضمن میں مورخہ ۱۰ نومبر ۲۰۰۹ء کو اس نے تل ابیب سے ایک ارب ۱۰ کروڑ روپے میں جدید ترین براک میزائل خریدنے کا سودا کیا۔ ان میزائیلوں کو بحری جہازوں میں نصب کیا جائے گا۔ یہ اطلاع ایران کے ایک ٹی وی چینل نے دی۔ یہ سودا ہندوستانی فوج کے سربراہ دیپک کپور کے کے اسرائیلی دورے میں کیا گیا ہے جہاں انہوں نے وزیر دفاع ایہود براک اسرائیل کے اعلیٰ افسران سے بات چیت کی۔ اسرائیل حال ہی میں روس کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ہندوستان کو دفاعی ساز و سامان سپلائی کرنے والا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے۔ اُمید کی جارہی ہے کہ اپریل ۲۰۱۷ تک اسرائیل مذکورہ میزائل ہندوستان کے حوالے کردے گا۔ ☆☆☆

حاصل مطالعہ: ....

بعض عقلی اور دینی امور

بعض سوالات کا جواب نہیں ملے یا مسئلہ کا حل نظر نہ آئے تو:

حضرت مصلح موعودؓ نے ایسے مرحلہ پر فرمایا۔ ” حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قسم کی باتوں کے متعلق ایک عجیب گر رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو باتیں عقل و فکر سے باہر ہیں وہ خدا تعالیٰ سے پوچھنی چاہئیں اور اس کے لئے ذات باری کی حقیقت کو سمجھا اور اس پر ایمان لایا جائے پھر جو باتیں اس کی صفات کے ماتحت ہوں ان کو مانا جائے اور جو خلاف ہوں اُن کو چھوڑ دیا جائے۔ اس طرح کوئی بات ایسی نہیں رہ جاتی جو حل نہ ہوسکے اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے پٹواری پیائش کرنے کیلئے ایک مرکز قرار دے لیتا ہے اور اس کی بنا پر پیائش کرتا ہے جو ٹھیک اُترتی ہے اسی طرح انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کو مرکز بنا کر دیکھے کہ یہ باتیں اس کی صفات کے مطابق اُترتی ہیں یا نہیں۔ اگر ٹھیک ہوں تو مان لے اور اگر ٹھیک نہ ہوں تو جانے دے“

(الفضل ۱۱۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء، صفحہ ۵ کالم ۳)

عقل اور دینی امور:-

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:-

بعض لوگ اپنی عقل سے دینی امور کو طے کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسا بھی نہیں ہوتا۔ اپنے فہم و فراست سے قرب خدا کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہاں عقل کچھ نہیں کرسکتی۔ اور نہ ہی ان پر بھروسہ کرنے سے کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر خدا کے آگے انسان گریہ وزاری کرے اور اس کے آگے روئے کہ تو ہی بتا کس طرح عقل سے کام لوں کس طرح شریعت سے استنباط کروں۔ تب وہ فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ایسے شخص کی رہنمائی فرماتا ہے اور اُسے صراط مستقیم پر چلاتا ہے“۔ (الفضل ۱۸ دسمبر ۲۵ء صفحہ ۶ کالم ۳)

علم یا دینی اُمور کے نام پر فضول سوال کرنا:

ایک بدنصیب شخص عمر الدین شملوی ہوا کرتے تھے جو مرتد ہوگئے تھے ان ہی کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ جن کے متعلق میں ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ ان کا انجام مجھے اچھا نظر نہیں آتا وہ ہمیشہ ایسی باتوں میں وقت ضائع کرتے رہتے تھے۔ جن کا انسانی زندگی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا مثلاً یہ کہ خدا نے انسان کو کیسے پیدا کیا؟ افریت کے معنی ہیں؟ خدا اور مادہ کا کیا تعلق ہے؟

میں ہمیشہ ان کو سمجھاتا تھا کہ جن باتوں کو سمجھنے کی آپ میں قابلیت نہیں اُن پر پڑھنے کا کیا فائدہ ہے۔ تمہارا ان باتوں سے کیا تعلق ہے۔ تمہیں تو صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ تمہارے ساتھ خدا کا معاملہ کیا ہے؟ مادہ کیا ہے؟ مادہ کہاں سے آیا؟ اس سے تمہیں کیا مطلب۔ آخر ایک وقت آگیا کہ اِن کو ٹھوکر لگی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء الفضل ۲۶/اپریل ۱۹۳۴ء)

(مرسلہ: امۃ السلام طاہرہ نائب صدر لجنہ بنگلور)

☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر18893: میں بی زینبہ زوجہ مکرم این عبد الکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر64 سال ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 27/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد : ساڑھے گیارہ سینٹ زمین ۔ ایک گھر قیمت بارہ لاکھ۔ خسرہ نمبر 152 ہے۔ زیورات سونا چالیس گرام قیمت -/46400 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے ایم ناصر احمد الامۃ: بی زینبیہ گواہ: معین احمد

وصیت نمبر18930: میں انیس فاطمہ زوجہ مکرم عبد القادر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری پیدائشی احمدی عمر62 سال ساکن شری ویہار ڈاکخانہ پٹیا ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 3.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد : ایک گلے کا ہار 15 گرام قیمت -/15000 روپے۔ ایک ہار سونے کا 25 گرام -/25000 روپے۔ کان ٹوپ پانچ گرام قیمت -/5000 روپے۔ کل 47 گرام کل قیمت -/47000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد القادر خان الامۃ: انیس فاطمہ گواہ: سید فضل باری مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر18947: میں بابو حسین صاحب ولد مکرم محمد شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری پیدائشی احمدی عمر62 سال ساکن دھری ریلوٹ ڈاکخانہ دھری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 1.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد : زمینا ملکیتی -/60000 روپے۔ مکان پختہ قیمت -/50000 روپے۔ ماہانہ آمد بطور پنشن -/6000 روپے۔ گھڑی کلائی 500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از زمینداری سالانہ -/72000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد القادر خان العبد: بابو حسین گواہ: نثار احمد اختر

وصیت نمبر20731: میں ذکیہ محمود بنت مکرم سیٹھ غلام محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر25 سال ساکن امریکہ ڈاکخانہ میلورنا لین ضلع نیویارک صوبہ نیویارک بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ یکم مارچ 2009ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد : دس تولہ زیور مالیت 475 امریکن ڈالر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت پنشن ماہوار 1640 امریکن ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اشرف الامۃ: ذکیہ محمود گواہ: رضوان اللہ

وصیت نمبر20725: میں طیبہ خاتون زوجہ مکرم شیخ محمد جمال صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر62 سال ساکن دھواں ساہی ڈاکخانہ رائی سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 6.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رئیس الدین احمد خان الامۃ: طیبہ خاتون گواہ: قاری نواب احمد

وصیت نمبر20718: میں عبد القادر ولد مکرم نبی صاحب منیار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ وکالت تاریخ بیعت 5.5.1955 عمر73 سال ساکن ممبئی ڈاکخانہ کلوا ضلع تھانے صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 12.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد : فلیٹ نمبر 19 چوتھا حالہ شون اپارٹمنٹ نیو فش مارکیٹ کلوا۔ قیمت 4,00,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از وکالت ماہوار -/1,40,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پرویز احمد العبد: عبد القادر گواہ: زاہد الرحمٰن خان

وصیت نمبر20686: میں محمد عصمت اللہ ولد مکرم محمد مشرق علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت پیدائشی احمدی عمر 41 سال ساکن ٹوکیو ڈاکخانہ ٹوکیو ضلع چیبا کن صوبہ جاپان بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 29 مئی 2009ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد : قادیان میں ڈیڑھ لاکھ روپے کی زمین میرے بھائی کے ساتھ مشترکہ۔ کلکتہ میں بھی ڈیڑھ لاکھ روپے کی زمین مشترکہ ہے۔ دونوں میں خاکسار کا نصف حصہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد زاہد العبد: محمد عصمت اللہ گواہ: نصیر احمد طارق

وصیت نمبر20729: میں خلعت ناصرہ الہٰ دین زوجہ مکرم راشد محمد الہ دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی بتاریخ پیدائش 10.6.1941 سال ساکن سیاسٹ ڈاکخانہ سیاسٹ ضلع نیویارک صوبہ نیویارک بقائمی ہوش ہواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 29.3.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد : حق مہر دس ہزار یوایس ڈالر وصول شدہ۔ طلائی زیورات 150 تولہ تیس ہزار ڈالر۔ مکان مشترکہ میاں بیوی کا قیمت ایک ملین ڈالر۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ بیس ہزار ڈالر انویسٹ ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار -/550 یوایس ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشدہ محمد الہ دین الامۃ: خلعت ناصرہ گواہ: خالد احمد الہ دین

ایم ٹی اے پر یسرنا القرآن سکھانے کا پروگرام

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی برائے مستورات مورخہ ۱۵/اگست ۲۰۰۹ء میں احمدی والدین کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو احمدی اساتذہ سے ہی قرآن مجید پڑھنا سکھائیں لیکن اگر کسی جگہ پر احمدی استاد سے قرآن مجید سکھانے کا انتظام نہ ہو سکے تو حضور انور نے ایم ٹی اے سے مدد لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

چنانچہ M.T.A نے حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں قرآن مجید سکھانے کا پروگرام شروع کر دیا ہے جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر درج ذیل اوقات میں سکھایا جاتا ہے۔

GMT - 13-00 - 1700 - 00-30

(صبح)6.00 (رات)10.30 (شام)6.30 ہندوستانی وقت

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم القرآن کے نور سے منور کریں آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں"

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 مئی 2009 بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: (ا) مکرم عبدالغنی صاحب (آف کراچی) 26 مئی 2009 کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کی غرض سے اپنے بیٹے کے پاس یہاں آئے ہوئے تھے۔ آپ کا جنازہ تدفین کیلئے ربوہ لے جایا جارہا ہے۔

نماز جنازہ غائب: (ا) محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم رشید احمد خان صاحب آف لاہور۔ معدہ کی تکلیف سے کچھ عرصہ بیمار رہ کر آپ 20 اپریل 2009 کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ حضرت حمیدہ بیگم صاحبہ کی منجھلی بیٹی اور حضرت منشی دیانت خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود کی بڑی بہو تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن سے عشق کرنے والی بہت صابرہ، شاکرہ، قناعت پسند اور دعاگو بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ظہیر احمد خان مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتری PS لندن کی والدہ تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

(۲) مکرم حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ۔ ساہیوال۔ 19 اپریل 2009 کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ ساہیوال کیس کی بطور وکیل پیروی کرتے رہے اور خود بھی اس کیس میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت پائی۔ آپ چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم (آف جھنگ) کے پوتے، مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اہلیہ کے بھتیجے اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم (سابق امام مسجد فضل لندن) کے داماد تھے۔

(۳) مکرمہ رسول بی بی صاحبہ 4 مئی 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت صوفی علی محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ عبادت گزار اور دعاگو خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(۴) مکرم مبشر احمد چیمہ صاحب (آف ہمبرگ جرمنی) آپ جرمنی سے ربوہ گئے ہوئے تھے کہ مختصر علالت کے بعد وہیں 28 مارچ 2009 کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور بہت تعاون کرنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے۔ آپ مکرم مبارک احمد بسراء صاحب مربی سلسلہ آکسفورڈ کے بہنوئی تھے۔

(۵) مکرمہ خالدہ خاتم صاحبہ۔ (اہلیہ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب آف گوجرانوالہ) 4 نومبر 2008 کو 52 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت سادہ طبیعت کی نیک مخلص خاتون تھیں۔ خدمت انسانیت میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ چندہ جات بروقت ادا کرتیں اور کسی اضافی چندہ کی تحریک ہوتی تو اس میں بھی شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے وابستگی اور اطاعت میں نمایاں تھیں۔

(۶) مکرم مرزا محمد لطیف صاحب (آف دارالنصر غربی حلقہ اقبال ربوہ) 10 دسمبر 2008ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ریٹائرمنٹ کی زندگی بڑی قناعت اور صبر وشکر سے گزاری۔ بڑے ملنسار مرنجا مرنج طبیعت کے مالک اور احمدیت سے بے حد پیار کرنے والے بزرگ انسان تھے۔ چندہ عام کے علاوہ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب (کارکن وقف جدید) کے والد تھے۔

(۷) مکرمہ ہاجرہ صدیقہ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف دارالنصر غربی حلقہ اقبال ربوہ) 14 دسمبر 2008 کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ آخر دم تک بڑی استقامت کے ساتھ اپنے عہد بیعت پر قائم رہیں۔

(۸) عزیزم ارمغان احمد (ابن مکرم مرزا محمد ارشد صاحب آف ربوہ) 26 اپریل 2009ء کو سانس کی تکلیف ہوئی تو فوری طور پر انہیں فضل عمر ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپ وفات پاگئے۔ مرحوم کی عمر 16 سال تھی اور اس سال میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ سب مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے

☆......حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جون 2009 بروز منگل مسجد فضل لندن میں مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: (ا) مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب مرحوم) 5 جون 2009 کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صوم وصلوۃ کی پابند، دعاگو اور تہجد گزار نیک خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت واخلاص اور وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ نہایت خوش مزاج اور نرمی سے گفتگو کرنے والی بااخلاق اور ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آتی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ نے چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب انچارج ٹرکش ڈیسک اور مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی پھوپھی تھیں۔

نماز جنازہ غائب: (ا) مکرمہ استانی بلقیس جہاں صاحبہ (زوجہ مکرم نواب شجاعت حسین شاہ صاحب) مورخہ 18 جون 2008ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کے صحابی حضرت قریشی محمد عثمان صاحبؓ کی بیٹی اور پیدائشی احمدی تھیں۔ قادیان میں 1930ء سے 1945ء تک حضرت اماں جی بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ساتھ رہیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دُعاگو خاتون تھیں۔ مالی تحریکات اور چندہ جات میں شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(۲) مکرم رانا محمد دین صاحب (گرم حمام والے۔ آف ربوہ) 17 مارچ 2009 کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ربوہ کے اولین باسیوں میں سے تھے۔ آپ کو خلفائے احمدیت کے بال کاٹنے کا شرف بھی حاصل تھا۔ جب تک ربوہ میں جلسہ سالانہ منعقد ہوتا رہا، کئی سال کھانا پکانے کی خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نمازوں کے پابند اور چندہ جات میں باقاعدہ تھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

(۳) مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب (آف نیروبی۔ کینیا) 5 جون 2009ء کو طویل علالت کے بعد 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت ولایت شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ یوکے میں قیام کے دوران قریباً 9 سال جلنگھم کینٹ کے صدر رہے۔ بعد ازاں کینیا چلے گئے اور وہاں بھی مختلف رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ کو کینیا میں دو مساجد تعمیر کروانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ مرحوم مکرم رفیع احمد شاہ صاحب (کارکن شعبہ ضیافت یوکے) کے والد اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر جماعت یوکے) کے چچا تھے۔

(۴) مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب (آف شیزان فیکٹری لاہور) 30 دسمبر 2008ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی خدمات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعتی پروگراموں اور جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مہمانوں کیلئے ریفریشمنٹ اور اپنے خرچ پر گاڑیوں کا انتظام کیا کرتے تھے۔ مرحوم نہایت ہنس مکھ اور ہر کسی کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے ساتھ نہایت محبت وعقیدت کا تعلق رکھتے تھے اور مرکز اور عہدیداران سے بھی محبت سے پیش آتے تھے۔

(۵) مکرمہ برکت بی بی صاحب (زوجہ مکرم سلطان احمد صاحب آف جڑانوالا) 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صوم وصلوۃ کی پابند اور جماعتی جلسوں میں شامل ہونے والی دیندار اور مخلص خاتون تھیں۔ بیماری کے باوجود آخری دنوں تک مسجد میں جمعہ ادا کرتی رہیں۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

(۶) مکرم مبارک احمد شاد صاحب (آف کراچی) 13 مارچ 2008ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو پشاور اور کراچی میں مختلف جماعتی خدمات کا موقعہ ملا۔ تقسیم ہند کے وقت قادیان سے احمدیوں کے انخلاء کے وقت بھی خدمت کی توفیق پائی۔ خلفاء کے ساتھ محبت وعقیدت کا خاص تعلق تھا۔ آپ 313 صحابہ میں شامل حضرت حافظ نبی بخش صاحب کے نواسے اور محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے خالہ زاد بھائی تھے۔ مرحوم نے جوانی میں ہی نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی۔

(۷) مکرم میاں مبارک علی صاحب (آف لاہور) 9 مارچ 2009ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جماعت میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ پیرانہ سالی کے باوجود دو سال تک بلا ناغہ بیساکھیوں کے سہارے خدمت کیلئے حاضر ہوتے رہے۔ سلسلہ سے والہانہ محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم نہایت شریف النفس، منکسر المزاج، کم گو اور غرباء کی مدد کرنے والے تھے۔

(۸) مکرمہ فاخرہ نصرت صاحبہ (اہلیہ مکرم شہزاد احمد صاحب آف کینیڈا) آپ اپنی فیملی کے ساتھ قادیان زیارت کیلئے گئی ہوئی تھیں کہ 9 مئی 2009ء کو دل کا دورہ پڑنے سے وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مخلص، ہمدرد، خدمت گزار اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کو دلی لگاؤ تھا۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں اور یتیموں اور بیواؤں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مہمان نوازی کا وصف بھی آپ میں نمایاں طور پر موجود تھا۔ ان کی تواضع کی فکر میں اپنی تکلیف اور بیماری تک کو بھول جایا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

(۹) مکرم محمد رفیق صدیق صاحب (ابن مکرم مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب مرحوم) طویل علالت کے بعد گزشتہ دنوں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے کچھ عرصہ جامعہ میں بھی تعلیم حاصل کی مگر گھر کے نامساعد حالات کی وجہ سے آپ تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکے اور آپ کو مجبوراً نوکری کرنی پڑی۔ نیک طبع، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اَسباب سے کام لینا منع نہیں ہے لیکن اسباب پر کلیۃً بھروسہ کر لینا جائز نہیں

ہمیں خود بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور اپنی اولادوں کو بھی اس طرف توجہ دلانی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ نومبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللّٰہِ اَولِیَاءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْت اتَّخَذَتْ بیْتًا وَاِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ لَوْکَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ (العنکبوت،۴۲)

ترجمہ۔ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور دوست بنائے، مکڑی کی طرح ہے۔ اُس نے بھی ایک گھر بنایا اور تمام گھروں میں یقیناً مکڑی ہی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے کاش وہ یہ جانتے۔

پھر فرمایا: یہ آیت سورۃ عنکبوت کی ہے جیسا کہ اس کے مضمون سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان بدقسمتوں کا ذکر فرمایا ہے جو خدا کا در چھوڑ کر دوسروں کے در تلاش کرتے ہیں اور خدا کی دوستی کو چھوڑ کر غیر اللہ کی دوستی کو اپناتے ہیں۔ ظاہری اور عارضی فائدے کو دیکھ کر ٹھوس اور مستقل فوائد کو نظر انداز کر دیتے ہیں دنیوی جاہ وحشمت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی رضا کو بھول جاتے ہیں دنیا داروں کی خوشنودی کی خاطر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو ترک کر دیتے ہیں۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے پہلے عاد اور ثمود اور فرعون اور ہامان کا ذکر فرمایا ہے۔ اسی طرح لوط کی قوم کا بھی ذکر کیا ہے اور پھر ان سب کے انجام کا ذکر کر کے فرمایا کہ وہ خدا کو بھول گئے تھے اور دنیاداری اختیار کر کے کسی قوم نے اونچے اونچے محل بنائے تھے اور کسی نے پہاڑوں پر اپنی محفوظ پناہ گاہیں بنا رکھی تھیں لیکن جب گناہوں کی پاداش میں ان پر خدا کا عذاب نازل ہوا تو یہ سب چیزیں ان کے کچھ کام نہ آسکیں۔ نہ قارون کی دولت اس کے کچھ کام آئی اور نہ فرعون کی قوت اس کو بچاسکی۔

فرمایا: آج بھی دنیا دولتمند کی دولت کی طرف دیکھتی ہے۔ حسرت سے کہا جاتا ہے کہ کاش! ہمارے پاس بھی دولت ہوتی یا دولتمند کی خوشامد کی جاتی ہے اور غریب حکومتیں دولتمند حکومتوں کی خوشامد کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ مفاد پرست لیڈر اپنے قومی وملکی مفادات کو بھی داؤ پر لگا دیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے قارون جیسے دولتمند کی مثال دیتے ہوئے فرمایا:۔

فَخَسَفْنَابِہٖ وَبِدَارِہِ الْاَرْضَ فَمَا کَانَ لَہٗ مِنْ فِئَۃٍ یَّنْصُرُوْنَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ۔ (قصص:۸۲)

ترجمہ: پس ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا پس اس کا کوئی گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابل پر اس کی مدد کرے اور وہ انتقام لینے والوں میں سے نہ ہوسکا۔

پس خدا کے مقابلے پر ان کی دولت کچھ کام نہ آسکی نہ گروہ کام آسکا اور نہ وہ ہمارے کام آسکے جن کو وہ ڈھونڈتے تھے۔ قارون کی دولت نہ پہلے کسی کی بھوک مٹاسکی اور نہ اب مٹاسکتی ہے۔ نہ فرعون کی قوت پہلے کسی کے کام آسکی، اور نہ اب کام آسکتی ہے۔ فرمایا گزشتہ سال بعض ملکوں کو اللہ تعالیٰ نے اقتصادی طور پر جو جھٹکا دیا تھا، اس کے اثرات اب تک ظاہر ہورہے ہیں۔ اگرچہ کہا جارہا ہے کہ معیشت میں بہتری آرہی ہے لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے۔ قرآن کریم نے اس طاقت کے حوالے سے فرعون کی مثال دی ہے کہ جب اس کے انجام کا وقت آیا اس کی حکومت بچنی تو ایک طرف رہی وہ جو خدائی کی بڑ مارنے والا تھا بالآخر اس کو بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لانا پڑا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرعون نے کہا کہ میرے لئے ایک محل بناؤ تا کہ میں اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھ سکوں میں تو اسے جھوٹوں میں سے خیال کرتا ہوں لیکن جب اللہ نے اپنی گرفت میں لیا اور غرق ہونے لگا تو پھر کہا کہ میں بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لاتا ہوں۔ تو دنیا کے سہاروں کا تو اللہ تعالیٰ نے یہ نقشہ کھینچا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آج بھی دنیوی سہاروں کی یہی حیثیت بیان فرمائی ہے لیکن ان دنیاداروں کو پھر بھی سمجھ نہیں آتی۔ اللہ فرماتا ہے ایسے لوگ ان گھروں میں رہنے والے ہیں جس کی مثال مکڑی کے گھر کی ہے۔ پس مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور یاد رکھو کہ قائم رہنے والی اور سب طاقتوں کی مالک اللہ کی ذات ہے۔ اسباب سے کام لینا منع نہیں ہے لیکن اسباب پر کلیۃً بھروسا کر لینا جائز نہیں۔ کبھی ذہن میں یہ نہیں آنا چاہئے کہ اصل سہارا وہی چیزیں ہیں اگر اللہ کا سہارا نہ ہو تو یہ اسباب رتی بھر فائدہ نہیں دے سکتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے ایاک نعبدو ایاک نستعین کہ اے خدا ہم تیری عبادت کرتے ہیں تجھ سے ہر طرح کی مدد مانگتے ہیں۔

فرمایا: پس پہلی نظر خدا پر پڑنی چاہئے کہ دینے والا تو خدا تعالیٰ ہے اگر کوئی اس اصول سے منہ پھیرتا ہے تو وہ کامیابی کے دروازے خود اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے اور اسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”خدا نے مجھے دنیا میں اسلئے بھیجا کہ میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ پھر فرماتے ہیں میں اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھاؤں کیونکہ ہر یک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ ومراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔

فرمایا: پس ہم جو احمدی ہیں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے اس مقصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور وہی حسین معاشرہ دنیا میں قائم کرنا چاہئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا اور جس کی عملی شکل صحابہ رضوان اللہ کے دور میں ملتی ہے۔ ہم حقیقی مومن نہیں کہلا سکتے جب تک اللہ کی رضا کو مکمل طور پر اپنے پر لاگو نہیں کر لیتے اور ہماری تمام محبتیں اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہیں آجاتیں۔

حضور انور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ولی بنو۔ ولی پرست نہ بنو۔ پس ضروری ہے کہ ہم خود دعائیں کریں۔ بعض لوگوں کو ولی بنا کر ان کو دعاؤں کیلئے کہہ دینا کافی نہیں ہے جب تک ہم خود دعائیں نہیں کرتے۔

فرمایا: اس دور میں حقیقی ولی وہی ہے جس کا خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق ہے۔ حضور انور نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا کی طرف توجہ دلائی جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ (سورہ یوسف:۱۰۲)

یعنی اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زمرہ میں شامل کر۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں آیت قرآنی وَأْمُرْاَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی۔ (سورۃ طٰہٰ:۱۳۳) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: ہمیں خود بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور اپنی اولادوں کو بھی اس طرف توجہ دلانی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں اور ہماری اولادوں میں اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں سے ہو جائے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم قرآن مجید کی ان تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔

☆☆☆

بقیہ: خلاصہ خطبہ عیدالاضحیٰ از صفحہ اوّل

بنیاد رکھی تو یہ دعا کی تھی رب اجعل ھذا البلد اٰمنا۔

اے مرے رب! اس شہر کو امن کی آماجگاہ بنانا۔ فتنہ وفساد کی آماجگاہ نہ بنے اور یہ پیغام محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو دیا کہ اے خدائے واحد کی عبادت کرنے والو اور اے توحید کے قیام کیلئے کوشاں لوگو! تمہارا یہ مقصد اس وقت حاصل ہوگا جب لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ امن کے قیام کا بھی نعرہ لگاؤ گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مسلمانوں کو یہی نصیحت فرمائی تھی کہ تمام دنیا میں امن قائم کریں اور نصیحت فرمائی تھی کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنوں کو اُڑاتے پھرو۔ پس اگر کفر سے بچنا ہے تو رحماء بینھم کے نظارے دکھانے ہوں گے تو جو کہتے ہیں احمدی مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر یہ بات سنیں کہ تم میں مرتد وہ ہیں جو کلمہ پڑھنے والوں کی گردنیں اُڑاتے ہیں۔ احمدیوں کی شہادتیں تو قرون اولیٰ کے صحابہؓ کی طرح ہیں اور ان قربانیوں کی یادوں کو تازہ کر رہی ہیں۔ اے احمدیو! تم خوش ہو کہ تمہارے شہید مُردہ نہیں زندہ ہیں اور تم حقیقی مومن ہو۔ پس اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھاؤ، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں آگے آؤ آج تمہاری ہی قربانیاں ہیں جو دنیا میں انقلاب عظیم لانے کا باعث بنیں گی۔ حضور انور نے آخر میں شہیدان احمدیت، اسیران راہ مولیٰ، واقفین زندگی اور مالی قربانیاں کرنے والوں کیلئے نیز اُمت مُسلمہ کیلئے دعا کی تحریک کی اور اجتماعی دعا کرائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol. 58 | Thursday | 26 Nov/ 3 Dec 2009 | Issue No. 48-49

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑھ کر اپنی ولایت کا مقام عطا فرمایا اور آپ ہی کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ مقام حاصل ہوا

اللہ تعالیٰ ہم کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اولیاء اللہ میں سے بن جائیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ر نومبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ چند جمعوں سے میں قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں ولی کے مضمون کو خطبات میں بیان کررہا ہوں اور بتارہا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہمارا ولی اور مولیٰ ہے اور کس کس طرح وہ اپنی اس صفت کا اظہار فرماتا ہے اور ایک انسان کو کس طرح اللہ کا ولی اور دوست بننا چاہئے اور اللہ کے قرب کا مقام حاصل کرنا چاہئے اگرچہ یہ مقام سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس تعلق میں فرمایا ہے نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِیْهَا مَاتَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَاتَدَّعُوْنَ (حم السجدہ: ۳۲) یعنی ہم اس دنیاوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم طلب کرتے ہو۔

فرمایا: اس کے سب سے پہلے مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں سب سے پیارے تو خدا کے آپ ہی ہیں۔ زمین وآسمان آپؐ کی خاطر بنائے گئے ہیں۔ آپؐ کی پیدائش سے وفات تک اللہ تعالیٰ نے اپنے ولی ہونے کے نظارے ہر دم آپ کو دکھائے ہیں شریعت آپ پر کامل ہوئی اور آپ خاتم الانبیاء کہلائے اور آپ کا یہ سلسلہ آج تک قائم و دائم ہے جب اللہ نے آپ سے یعصمک من الناس کا وعدہ فرمایا ہے تو ہر سختی اور ہر مشکل میں آپ کی حفاظت فرماتے ہوئے ہر قسم کے نقصان سے آپ کو بچایا بلکہ ہجرت کے وقت جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کسی قدر خوف کا اظہار فرمایا تو آپؐ نے ان کو لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کہہ کر تسلی دی۔ پس اللہ کے مومنین کیلئے ولی ہونے کے نظارے بھی خوب ہیں آپؐ کی قوت قدسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں کو بھی یہ نظارے دکھائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا تو پھر اللہ کی اس دوستی اور مدد اور ولی ہونے کی نئی مثالیں بھی ہم نے دیکھیں۔

حضور نے فرمایا: اس وقت میں اسی حوالے سے بعض واقعات پیش کروں گا پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے واقعات پیش کروں گا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کے، جن سے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ان کے ساتھ ان کی زندگیوں میں اپنے ولی ہونے کے نظارے دکھائے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ چنانچہ اس ضمن میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کا ولی بن گیا تھا انہوں نے اپنی شہادت سے قبل اپنے بیٹے سے کہا کہ اے میرے بیٹے اگر میں شہید ہو جاؤں تو میرے قرض کی ادائیگی کیلئے میرے مولیٰ سے مدد لینا ان کے بیٹے نے عرض کیا اے میرے باپ! آپ کا مولیٰ کون ہے آپؓ نے کہا اللہ۔ کہتے ہیں کہ ان کی وفات کے بعد جب بھی قرض کی ادائیگی کیلئے کوئی مشکل پیش آئی تو ان کے بیٹے نے دعا کی اے زبیر کے مولیٰ میری مدد کر تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قرض کی ادائیگی کے سامان کر دیتا تھا۔ اسی طرح حضور انور نے ایک صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں قبول اسلام کے بعد یہ عہد کیا تھا نہ ان کو کوئی مشرک چھوئے گا اور نہ وہ کسی مشرک کو چھوئیں گے۔ کہتے ہیں جب وہ صحابی شہید ہوئے تو شہد کی مکھیوں نے ان کی حفاظت کی اور کافران کی نعش کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ کفار نے یہ سوچا کہ جب شہد کی مکھیاں چلی جائیں گی تو وہ ان کی نعش کو نقصان پہنچائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب کا ریلا بھیجا جو ان کی نعش کو بہالے گیا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ولی ہونے کے نظارے دکھانے کے تعلق سے ایک یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو ایک مہم پر روانہ فرمایا۔ ان کے پاس صرف کھجوروں کا ایک تھیلا تھا جس میں سے وہ روز ایک ایک کھجور کھاتے تھے اور درختوں کے پتے جھاڑ کر ان کو پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے۔ ان صحابہ کی تعداد تین صد کے قریب تھی۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بھوک مٹانے کیلئے جبکہ وہ سمندر کے کنارے کنارے جارہے تھے ایک اتنی بڑی مچھلی کا انتظام کر دیا جس کا گوشت یہ صحابہ کھاتے رہے اور اس کا تیل بھی انہوں نے اپنی ضرورت کیلئے نکالا تو یہ اللہ تعالیٰ کی مدد تھی جو اللہ نے صحابہ کو پہنچائی۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے ساتھ ایسا ہی سلوک فرمایا ہے چنانچہ اس ضمن میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ کے بارہ میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ چوہدری نواب خان صاحب تحصیلدار نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ مولانا صاحب آپ تو پہلے ہی پہنچے ہوئے بزرگ تھے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آ کر کیا ملا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا نواب صاحب فائدے تو بہت ملے ہیں لیکن سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار پہلے حالت کشف میں ہوتا تھا اور اب بیداری میں بھی ہوتا ہے۔

حضور انور نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ چوہدری اللہ داد صاحب نے ایک مرتبہ ان سے دریافت کیا کہ جو دست غیب کے متعلق مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرما دیتا ہے کیا یہ صحیح ہے۔ اس پر مولانا صاحب نے فرمایا ہاں یہ درست ہے جب خاص گھڑیوں میں انسان پر خاص حالت پیدا ہوتی ہے تو یقیناً دست غیب حاصل ہوتا ہے۔ میں نے کہا جب کسی وقت کوئی خاص گھڑی آپ کو حاصل ہو جائے تو میری مشکلات کے دور ہونے کیلئے آپ کوئی ایسی دعا لکھ دیں جس سے میری مشکلات دور ہو جائیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن جب ایسی حالت ہوئی تو میں نے یہ دعا لکھ دی اللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک اور ان کو تلقین کی کہ اس دُعا کو محفوظ کرلیں۔ فرماتے ہیں کہ میرے مولیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل اللہ داد کو ایسا نوازا کہ اس کی ہر مشکل آسان ہوگئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک اور اس کے ولی ہونے کے کئی واقعات بیان فرمائے اور پھر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ من عاد لی ولیًّا فقد آذنته للحرب کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میں نے اس سے جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ فرمایا: جب کوئی شخص کسی کے ساتھ محبت کرتا ہے اور وہ محبت بھی ایسی جیسے کوئی اپنی اولاد سے کرتا ہے تو اگر کوئی اس کی طرف بدنظر سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لیتا ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اولیاء اللہ بمنزلہ اطفال اللہ ہوتے ہیں۔ کوئی شخص کیسا ہی نماز روزہ کا پابند ہو لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کے اولیاء سے دشمنی رکھتا ہے تو نہ وہ نماز اس کے کام آتی ہے اور نہ وہ روزہ کیونکہ نماز اور روزہ تو اللہ کے لئے ہے لیکن جب اللہ کے پیاروں کو ناراض کر لیا تو نماز روزہ کس کام کی۔ خدا کے ماموروں کی مخالفت اچھا پھل نہیں دے سکتی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اپنا تعلق رکھا اور ان کا ولی بنا، آج بھی اللہ تعالیٰ کے یہ نظارے ہم دیکھتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہم کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اولیاء اللہ میں سے بن جائیں اللہ کی یاد ہر وقت ہمارے دل میں رہے اور اس کے انعامات سے ہم فیضیاب ہوتے رہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سانگھڑ پاکستان میں شہید کئے جانے والے مکرم رانا سلیم احمد صاحب کا ذکر فرمایا اور مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش قادیان کی وفات کا تذکرہ بھی فرمایا۔ اور بعد نماز جمعہ ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا فرمائی۔

☆☆☆

کمپیوزنگ اینڈ ڈیزائنگ: کرشن احمد، قادیان